پندرہ روزہ

الہلال

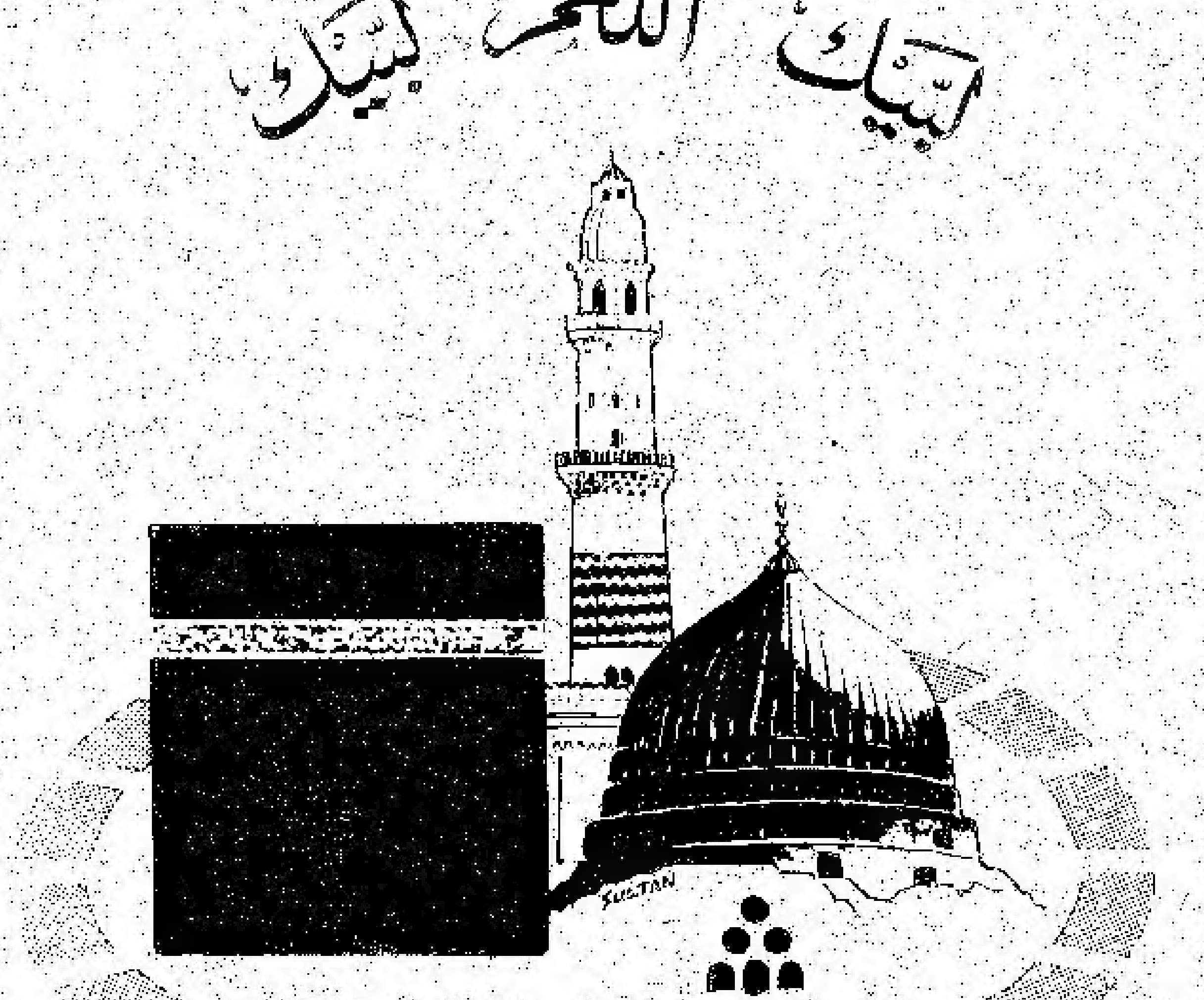
ٹورانٹو ۔ کنیڈا

قیمت: ۵۰ سینٹ

۲۱ ذیقعد ۱۴۰۲ھ
۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء

بیرون وطن پاکستانیوں کا ترجمان۔ شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار

جلد: ۱۱
شمارہ: ۱۲



"یقیناً پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کیلئے بنایا گیا درحقیقت وہی ہے جو مکہ میں ہے بابرکت اور جہانوں کیلئے موجب ہدایت ہے۔ اس میں کھلی کھلی نشانیاں۔ ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے اور جو شخص اس میں داخل ہوگیا وہ امن پانے والا ہوگیا اور لوگوں پر اللہ ہی کا حق اس گھر کا حج کرنا ہے اس شخص پر جو اس گھر تک راہ چلنے کی قدرت رکھتا ہے اور جس نے فرضیت سے انکار کیا تو بے شک اللہ سارے جہانوں سے بے نیاز ہے۔"

(القرآن سورۃ آل عمران۔ آیات ۹۶-۹۷)

سرورِ کائناتؐ کا خطبہ حجۃ الوداع

تمام تعریفیں صرف اللہ کے لئے سزاوار ہیں۔ ہم اُسی کی ثنا کرتے ہیں۔ اُسی سے توبہ و استغفار کرتے ہیں۔ ہم نفسوں اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اُسی کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے حق تعالیٰ ہدایت دے اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ کر دے اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ بالکل یکتا ہے۔ اُس کا کوئی شریک نہیں۔ اور گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ اے اللہ کے بندو! میں تم کو تاکید کرتا ہوں کہ تم اُس کی اطاعت کرو۔ میں نیکی سے ابتدا کرتا ہوں۔ اس کے بعد اے لوگو! میری بات بہت غور سے سنو۔ میں تم کو صاف صاف بتاتا ہوں کہ اس جگہ میری تم سے ملاقات نہ ہو سکے۔ اے لوگو! تمہارے خون اور تمہارے مال آپس میں ایک دوسرے کے لئے حرام ہیں۔ یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جا ملو۔ یہ اسی طرح سے حرام ہیں جس طرح سے یہ دن، تمہارا یہ شہر، اور تمہارا یہ مہینہ بزرگ ہیں۔ دیکھو میں نے حق تبلیغ ادا کر دیا۔ اے اللہ تو بھی گواہ رہ۔ جس کے پاس کسی کی کوئی امانت ہو اُسے اُس کے مالک کو پہنچا دے۔ جاہلیت کا تمام سودی کاروبار آج سے ممنوع قرار پا گیا۔ اور سب سے پہلے اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب کی سودی رقم کو معاف کرتا ہوں اور جاہلیت کے تمام خون معاف کئے جاتے ہیں اور سب سے پہلے میں عامر بن ربیعہ بن حارث بن المطلب کا خون معاف کرتا ہوں اور سوائے خانہ کعبہ کی نگرانی و حفاظت کے اور حاجیوں کو زمزم پلانے کے جاہلیت کے تمام مفاخر اور باعث غرور عہدے آج سے ختم کئے جاتے ہیں۔ جان بوجھ کر قتل کرنے کا بدلہ لیا جائے گا۔ مشابہ قتل عمد وہ ہے جو لاٹھی یا پتھر سے عمل میں آیا ہو۔ اس کا بدلہ سو اونٹ مقرر کئے جاتے ہیں۔ اس سے زیادہ جو طلب کرے گا وہ جاہلیت سے شمار ہوگا۔ اے لوگو! شیطان اس بات سے تو نا امید ہو چکا ہے کہ اس سرزمین میں اس کی پوجا کی جائے، لیکن اس پر راضی اور خوش ہے کہ پوجا کے علاوہ دیگر گناہوں میں اس کی اطاعت کی جائے گی۔ اے لوگو! مہینوں کو اپنی جگہ سے بدلنا کفر میں زیادتی کرنا ہے۔ کافر اس سے گمراہ ہوتے ہیں۔ ایک سال اسے حلال ٹھہراتے اور دوسرے سال حرام، تاکہ اس طرح وہ گنتی پوری کرلیں جو اللہ نے مقرر کی ہے۔ بے شک زمانہ گھوم پھر کر اسی جگہ آگیا ہے جہاں سے پیدائش کائنات کی ابتدا ہوئی تھی۔ مہینوں کی گنتی اللہ کے ہاں بارہ مہینے ہے۔ یہ اللہ کی کتاب لوح محفوظ میں ہے۔ جب سے اللہ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے۔ ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔ تین متواتر آتے ہیں۔ ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم، اور ایک علیحدہ ہے یعنی رجب جو جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان آتا ہے۔ آگاہ ہو جاؤ میں نے تمہیں خبردار کر دیا۔ اے اللہ تو بھی گواہ رہ۔

اے لوگو! تم پر عورتوں کے اور عورتوں پر تمہارے حقوق ہیں، تمہارے حقوق یہ ہیں کہ عورتیں تمہارے بستروں پر کسی دوسرے کو سونے نہ دیں، اور تمہاری اجازت کے بغیر ایسے لوگوں کو گھروں میں نہ آنے دیں جنہیں تم پسند نہیں کرتے اور وہ بے حیائی کی باتیں نہ کریں، اگر عورتیں ایسا کریں تو تم ان کو جدا کر سکتے ہو، الگ سلا سکتے ہو اور ایسی مار بھی مار سکتے ہو جو سخت نہ ہو۔ پس اگر وہ باز آجائیں اور تمہاری تابعداری کریں تو تمہارے اوپر اُن کے یہ حقوق ہیں کہ ان کو خوراک پوشاک اچھی طرح دو۔ اور تمہارے پاس عورتیں مجبور ہیں جو خود کچھ نہیں کر سکتی ہیں۔ تم ان کو اللہ کی امانت کے طور پر حاصل کرتے ہو۔ اُسی کے نام پر ان کو اپنے لئے جائز کیا۔ چنانچہ عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو اور ان کے لئے بھلائی سوچا کرو۔ لوگو! میں نے تبلیغ کر دی۔ اے اللہ! تو بھی گواہ رہ۔ اے لوگو! سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ کسی مسلمان کے واسطے اپنے بھائی کا مال اس کی مرضی کے بغیر لینا جائز نہیں ہے۔ دیکھو میں نے تبلیغ کر دی ہے۔ اے اللہ تو گواہ رہ۔ لوگو! میرے بعد تم کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ میں تمہارے لئے ایسی چیز چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم نے اس پر عمل کیا اور مضبوطی سے پکڑے رکھا تو کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ وہ چیز اللہ کی کتاب (یعنی قرآن) ہے۔ خبردار! میں نے تبلیغ کر دی۔ اے اللہ تو گواہ رہ۔ اے لوگو! تمہارا پروردگار تنہا ہے۔ تم سب کا باپ بھی ایک ہی ہے۔ تم سب آدمؑ کی اولاد ہو، اور آدمؑ مٹی کا پتلا تھے۔ بے شک اللہ کے نزدیک برگزیدہ تم میں سے وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ عربی کو عجمی پر کوئی بزرگی اور فضیلت نہیں۔ ہاں مگر صرف تقویٰ اور پرہیزگاری کے طفیل۔ لوگو! میں نے تبلیغ کر دی۔ اے اللہ تو گواہ رہ۔ لوگو! عنقریب اللہ تم سے میری بابت پوچھے گا تو تم کیا جواب دو گے؟

سب نے جواب میں کہا ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے حق تعالیٰ کی باتیں ہم تک پہنچا دیں اور رسالت کا حق ادا کر دیا۔ امت کو نصیحت کرنے میں کوئی فروگذاشت نہیں فرمائی۔ تمام پردے ہٹا دیئے اور امانت الٰہی کو ٹھیک ٹھیک پہنچا دیا۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا

اے اللہ تو گواہ رہ۔ اے اللہ تو گواہ رہ۔ اے اللہ تو گواہ رہ۔

لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ

حج بیت اللہ

خدا کی عبودیت بندگی اور اطاعت کا عہد و پیمان

احرام گویا شہنشاہ عالم و عالمیان کے دربار میں حاضری کی وردی ہے

از: مولانا سید سلیمان ندوی

حج کی حقیقت

حج خدا کی رحمتوں اور برکتوں کے مرکز خاص کی حاضری، حضرت ابراہیمؑ کی طرح خدا کی دعوت لبیک کہنا اور اس عظیم الشان قربانی کی یادگار کو زندہ رکھنا ہے یعنی ان دو برگزیدہ بندوں کی پیروی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے تسلیم و رضا اور فرمانبرداری و اطاعت کیشی کے ساتھ اپنی گردن جھکا دیا اور اسی عاجزی اور عبودیت کے اظہار کو اسی طرح بجا لانا جس طرح وہ ہزاروں برس پہلے بجا لائے اور خدا کی نوازشوں اور بخششوں سے مالا مال ہوئے۔ یہی ملت ابراہیمیؑ اور حنیفی اسلام ہے۔ یہی روح اور یہی باطنی احساس اور جذبہ ہے جس کو حاجی ان مقدس بزرگوں کے مقدس اعمال اور قدیم دستوروں کے مطابق حج میں اپنے عمل اور کیفیت سے مجسم کر کے ظاہر کرتے ہیں۔ حضرت کے اسی ابتدائی دور کی طرح وہ ان دنوں ان سلے اور سادہ کپڑے پہنتے ہیں وہ خود اپنے کو حضرت اسمٰعیلؑ کی طرح خدا کے حضور میں نذر کرنے جاتے ہیں اس لیے اتنے دنوں تک (یعنی احرام کی حالت میں) سر کے بال نہ منڈاتے ہیں نہ ترشواتے ہیں، دنیا کے عیش و نشاط اور تکلف کی زندگی سے پرہیز رکھتے ہیں، نہ خوشبو لگاتے ہیں، نہ سلے کپڑے پہنتے ہیں، نہ سر چھپاتے ہیں، نہ شکار کرتے ہیں، نہ کسی کی جان لے سکتے ہیں، اور اسی والہانہ انداز سے جس طرح ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام اپنے وطن سے سفر کر کے گرد و غبار میں اٹے ہوئے، دوڑتے ہوئے خدا کے گھر میں آئے تھے آج آتے ہیں اور جس طرح حضرت ابراہیمؑ نے خدا کی پکار پر لبیک کہا تھا وہی چار ہزار برس پہلے کا ترانہ ان کی زبانوں پر ہوتا ہے: لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَا شَرِیْکَ لَکَ۔

(حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، سب تعریفیں اور سب نعمتیں تیری ہی ہیں اور سلطنت تیری ہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں)

یہ حضرت ابراہیمؑ کا ترانہ اور یہ توحید کی صدا ان تمام مقامات میں اور وہی بلند کرتے پھرتے ہیں جہاں جہاں ان دونوں بزرگوں کے نقش قدم پڑے تھے، اور چونکہ وہ اپنے آپ کو روحانی طور پر خدا کی قربان گاہ پر نذر کرنے چلتے ہیں اس لیے اچھے آپ کو سمان رقمہ اس "بیت ایل" یا بیت اللہ کے چاروں طرف پھر کر تصدق کرتے ہیں، پھر وہاں سے جہاں تک (صفا) و مروہ تک، حضرت ابراہیمؑ دوڑتے تھے کہ مروہ پر پہنچ کر بیٹے کی قربانی کریں گے، وہاں ہم دوڑتے ہیں اور دعا کرتے ہیں اور گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں اور عرفات کے سب سے بڑے میدان میں جمع ہو کر اپنی تمام گزشتہ عمر کے گناہوں اور کوتاہیوں کی معافی چاہتے ہیں، خدا کے حضور میں گڑگڑاتے ہیں، روتے ہیں، توبہ و معافی کرتے ہیں اور آئندہ زندگی کے لیے خدا کے ہاتھ پر اس کی عبودیت، بندگی اور اطاعت کا نیا عہد و پیمان باندھتے ہیں اور یہی درحقیقت حج کا اصلی رکن ہے۔ یہ تاریخی میدان اس تاریخی عہد کی یاد، ان بزرگوں کے نقش قدم اور ان کی دعا کے مقامات اور تجلیات ربانی کے مناظر، دور دراز سفر اور ہر قسم کی محنت کے بعد اکثر کو عمر میں ایک دفعہ اس مقام پر آسکنے کا موقع اور لاکھوں بندگان خدا کا ایک ہی وحدت کے رنگ میں، ایک ہی لباس اور شکل و صورت، ایک ہی حالت اور جذبہ میں سرشار، ایک بے آب و گیاہ اور خشک میدان اور جلے ہوئے پہاڑوں کے دامن میں اکٹھے ہو کر دعا و مغفرت کی پکار، گزشتہ عمر کی کوتاہیوں اور بربادیوں کا ماتم، اپنی بدکاریوں کا اقرار اور پھر اس احساس کے ساتھ کہ یہی وہ مقام ہے جہاں ابراہیم خلیل اللہ سے لے کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک بہت سے انبیاء اسی حالت اور اسی صورت میں اور یہیں پہ کھڑے ہوتے تھے، ایسا روحانی منظر، ایسی کیفیت، ایسا اثر، ایسا گداز اور ایسی تاثیر پیدا کرتا ہے جس کی لذت تمام عمر فراموش نہیں ہوتی۔ پھر اپنی نذر کے دن پورے کر کے اپنی طرف سے ایک جانور حضرت ابراہیمؑ کی پیروی اور اپنی روحانی قربانی کی تمثیل میں جسمانی طور پر ذبح کرتے ہیں اور اس وقت اسی اطاعت، اسی فدویت، اسی سرفروشی اور اسی قربانی کا اپنی زبان سے اقرار کرتے ہیں جو کبھی اسی میدان میں اسی موقع پر اور اسی حالت اور اسی شکل میں دنیا کے سب سے پہلے داعی توحید نے اپنے عمل اور اپنی زبان سے ظاہر کی تھی اور وہی جذبات اس وقت حاجیوں کے دلوں میں موجزن ہوتے ہیں اور ان کی زبانوں سے حضرت ابراہیمؑ ہی کے الفاظ کی صورت میں ادا ہوتے ہیں۔ "میں نے ہر طرف سے منہ موڑ کر اس کی طرف کر لیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، موحد بن کر اور میں ان میں نہیں جو خدا کا شریک بناتے ہیں" (انعام) "میری نماز، میری قربانی، اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو تمام دنیا کا پروردگار ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہی حکم مجھ کو ہوا ہے اور میں سب سے پہلے فرمانبرداری (اسلام) کا اقرار کرتا ہوں" (انعام) یہی حج کی حقیقت اور یہی اس عظیم الشان عبادت کے مراسم اور ارکان ہیں۔

حج کی حقیقت جن ارکان سے مرکب ہے ان کی تفصیل اور ان کی مشروعیت کی مصلحتیں حسب ذیل ہیں۔

احرام

تمام اعمال اگرچہ نیت پر مبنی ہوتے ہیں لیکن نیت کا اظہار عمل کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ نماز کے لیے تکبیر اسی نیت کا اعلان ہے۔ احرام بھی حج کی تکبیر ہے۔ احرام باندھنے کے ساتھ انسان اپنی معمولی زندگی سے نکل کر ایک خاص حالت میں آ جاتا ہے اس لیے اس پر وہ تمام چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو دنیوی عیش و نشاط، زیب و زینت اور تفریح طبع کا ذریعہ ہیں۔ وہ شکار نہیں کر سکتا کہ محض کام و دہن کی لذت کے لیے کسی جان دار کی جان لینا بہرحال خود غرضی ہے۔ انفعالی لذتوں سے دور رہتا ہے کہ یہ ان سے احتراز کا موقع ہے۔ سلے ہوئے کپڑے نہیں پہن سکتا کہ یہ جاہ و جلال کے اظہار کا ذریعہ ہے۔ اس بنا پر اہل عرب برہنہ طواف کرتے لیکن خدا کی بارگاہ میں یہ بھی ایک بے ادبی تھی۔ اس لیے اسلام نے اس کو جائز نہیں رکھا اور یہ مقرر کیا کہ احرام کی نیت کے ساتھ شاہ و گدا اپنے سلے ہوئے کپڑوں کو اتار دیں اور انسان کے ابتدائی دور کا بن سلا کپڑا زیب بر کیا جائے، ایک چادر کمر سے لپیٹ لی جائے اور دوسری سر کھول کر گردن سے اس طرح لپیٹ لی جائے کہ داہنا ہاتھ مزدوروں کا طرح کام کے لیے باہر رہے۔ یہ عہد ابراہیمی کے لباس کی تمثیل ہے جو اس لیے اس وقت کے لیے پسند کیا گیا تا کہ اس مبارک عہد کی کیفیت ہماری ظاہری شکل و صورت سے بھی ظاہر ہو۔ یہ گویا شہنشاہ عالم و عالمیان کے دربار میں حاضری کی وردی ہے جو بالکل سادہ اور ہر تکلف اور زیب و زینت سے خالی مقرر کی گئی ہے۔

طواف

یعنی خانہ کعبہ کے چاروں طرف گھوم کر اور پھر کر دعائیں مانگنا۔ اس رسم و رواج کو ادا کرنا ہے جو حضرت ابراہیمؑ کے عہد میں نذر اور قربانی کو قربان گاہ کے چاروں طرف پھرا کر ادا کی جاتی تھی چونکہ حاجی اپنے آپ کو قربان گاہ پر چڑھاتا ہے اس لیے وہ اس کے چاروں طرف پھرتا ہے اور اس گردش کی حالت میں وہ اپنی مغفرت کی دعا بھی اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے جس کا ایک ٹکڑا آخر میں یہ ہوتا ہے "خداوندا ہم کو دنیا میں بھی نیکی دے اور آخرت میں بھی نیکی دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا"۔ طواف حقیقت میں ایک قسم کی نماز ابراہیمی ہے جو اس پرانے عہد کی یادگار ہے اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"خانہ کعبہ کا طواف بھی گویا نماز ہے فرق صرف یہ ہے کہ تم اس میں بول سکتے ہو مگر نیک بات کے سوا اس حالت میں کچھ اور نہ بولو" اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ "اس قدیم گھر کا طواف کریں"۔

حجر اسود کا استلام

یہ کالے رنگ کا ایک پتھر ہے جو خانہ کعبہ کی دیوار کے ایک گوشے میں لگا دیا گیا ہے۔ یہ پتھر کعبہ کے اس گوشے کی دیوار میں لگا ہے جس کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوں تو بیت المقدس سامنے پڑے گا اور اسی لیے حجر اسود کے متقابل گوشے کا نام رکن شامی ہے۔ اس گوشے کی تخصیص سے بیت المقدس کی سمت کا اشارہ مقصود ہے۔ اس گوشے میں اس پتھر کے لگانے سے مقصود یہ ہے کہ خانہ کعبہ کے طواف کے شروع اور ختم کرنے کے لیے وہ ایک نشان کا کام دے۔ ہر طواف کے ختم کے بعد اس پتھر کو بوسہ بھی دے سکتے ہیں، سینے سے بھی لگا سکتے ہیں، یا ہاتھ یا کسی لکڑی یا اور کسی چیز سے اس کو چھو کر اس چیز کو چوم سکتے ہیں، یا یہ بھی نہ ہو تو اس کی طرف صرف اشارہ پر بھی قناعت کر سکتے ہیں۔ یہ پتھر کعبے کے لیے گویا ایک محراب ہے۔ پتھر بجز اس کے کوئی آسمانی کرامت ہے، نہ کوئی غیبی طاقت ہے، صرف ایک یادگاری پتھر ہے مگر ایک مشتاق گویا شہر مکہ کا ذرہ ذرہ بدل گیا، کعبہ کی ایک ایک اینٹ بدل گئی۔ مگر یہ وہ پتھر ہے جس پر ابراہیم خلیل اللہ سے لے کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک کے مقدس لب یا مبارک ہاتھ بالیقین پڑے ہیں اور پھر تمام خلفائے راشدین، صحابہ کرام، ائمہ اسلام، اکابر اسلام اور علمائے عظام کے ہاتھوں نے اس کو مس کیا ہے اور آج ہمارے گنہگار لب اور ہاتھ بھی اس کو مس کر رہے ہیں۔ ہمارے دلوں اور آنکھوں میں تاثیر و کیفیت کی ایک عجیب لہر پیدا کر دیتا ہے اور یہاں ہم مسلمان یہی سمجھتے ہیں کہ یہ ایک پتھر ہے، اس میں کوئی قدرت نہیں، اور جیسا کہ حقیقت توحید کے ایک عارف صادق (حضرت عمرؓ) نے اس کو چوم کر کہا: "اے کالے پتھر! میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک معمولی پتھر ہے، نہ تو نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان، لیکن میں اس لیے تجھے بوسہ دیتا ہوں کہ میں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے دیکھا تھا" اور خواہ کوئی دامن کو چھوئے، بوسہ دے، یا اشارہ کرے تو ان میں سے اس کے لیے اتنا ہی حج میں کوئی نقصان لازم نہیں آتا۔

صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا

بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت ہاجرہؑ اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ کو لے کر جب یہاں آئی تھیں اور وہ پیاس سے بے تاب ہو گئے تھے تو حضرت ہاجرہ صفا و مروہ کے درمیان پانی کی تلاش میں دوڑی تھیں اور آخر زمزم کا چشمہ ان کو نظر آیا۔ یہ صفا و مروہ کی سعی ان ہی کی اس مضطربانہ دوڑ کی یادگار ہے بہرحال حج میں پہلے صفا پر پھر مروہ پر چڑھ کر کعبہ کی طرف منہ کر کے خدا کی حمد کرتے اور دعا مانگتے ہیں پھر اس سے اتر کر دعائیں مانگتے ہوئے مروہ پر آتے ہیں وہاں بھی دعائیں مانگتے ہیں کہ یہ دونوں وہ مقامات ہیں جہاں ربانی کرشمے کے عظیم الشان جلوے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ہاجرہؑ کو نظر آئے تھے۔

وقوف عرفہ

عرفات میں نویں ذی الحجہ کو تمام حاجیوں کو ٹھہرنا اور زوال کے بعد سے غروب آفتاب تک یہاں دعا اور خدا کی تقدیس میں مصروف رہنا پڑتا ہے اور اصل حج اسی کا نام ہے۔ یہ پہاڑ کو صرف دور تک، جہاں تک نظر کام کرتی ہے ملک ملک کے لوگ ایک طرز اور ایک لباس میں کھڑے ہو کر رو رو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے اور خدا سے نیا عہد باندھتے ہیں، پہلے جبل رحمت کے پاس کھڑے ہو کر اسلام کا امیر تمام دنیا کے آئے ہوئے حاجیوں کے سامنے خطبہ عام دیتا ہے اور ان کے فرائض سے آگاہ کرتا ہے۔ عرفات کے اس وقوف میں ایک طرف تو اسلام کی شان و شوکت کی ایک عظیم الشان نمائش ہوتی ہے اور دوسری طرف یہ اجتماع عظیم روز حشر کی یاد دلاتا ہے۔

قیام مزدلفہ

حج کا زمانہ چونکہ پہاڑ اور دھوپ کا ہوتا ہے غروب آفتاب کے بعد عرفات سے روانہ ہوتے تھے اسی حالت میں [illegible] کی مشقت سے چند ہو جاتے ہیں اس لیے ان کو ذرا سا سکون اور آرام اٹھانے کے لیے مزدلفہ کو ایک منزل قرار دے دیا تھا اسلام نے اس کو اس لیے باقی رکھا کہ یہیں وہ مسجد واقع ہے جس کو مشعر حرام کہتے ہیں اور یہ عبادت کا خاص مقام تھا اس لیے عرفات سے شام کو لوٹ کر رات بھر یہاں قیام کرنا اور طلوع فجر کے بعد تھوڑی دیر عبادت کرنا ضروری قرار دیا۔

منیٰ کا قیام

قربانی کا اصلی مقام مروہ کی پہاڑی ہے جہاں حضرت ابراہیمؑ نے اپنی قربانی پیش کی تھی اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قربانگاہ مروہ اور مکہ کی تمام گلیاں ہیں (موطا امام مالک) رفتہ رفتہ جب مسلمانوں کی کثرت سے حج کے دائرہ نے بے انتہا وسعت حاصل کی اور قربانیوں کی کثرت حد سے بڑھی تو مروہ اور مکے کا تمام میدان شہر اور آبادی کی صورت میں بدل چکا تھا اس لیے شہر سے چند میل کے فاصلے پر ایک میدان کو اس کے لیے منتخب کیا گیا جس کا نام منیٰ ہے جہاں تمام حاجی دو تین دن ٹھہر کر باہم ملتے جلتے اور ایک دوسرے سے تعارف پیدا کرتے ہیں، یہیں قربانی کی جاتی ہے، بازار لگتے ہیں اور خرید و فروخت ہوتی ہے۔

قربانی

یہ حضرت اسمٰعیلؑ کے ذبح کی یادگار اور اپنی روحانی قربانی کی تمثیل ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ منیٰ کے تین روزہ قیام میں قربانی کا گوشت کی کثرت دعوت بن جاتی ہے جس میں لوگ ایک دوسرے کو، دوست احباب کو، اور فقراء و مساکین کو کھانا کھلاتے ہیں۔ یہ قربانی ان لوگوں پر ہے جو حج اور عمرہ بصورت تمتع ادا کریں اگر بعض حالات میں قربانی نہ ہو سکے تو دس روزے رکھ لیں کہ یہ بھی ذاتی ایثار ہی کی تمثیل ہے۔

حلق راس

منیٰ میں قربانی کے بعد حاجی سر کے بال منڈا دیتے ہیں یا ترشواتے ہیں یا دراصل اس رسم کی تمثیل ہے کہ نذر دینے والے جب نذر کے دن پورے کر لیتے تو بال منڈوا لیتے۔ مناظر رحمانی اس رسم میں ایک اور پرانی یادگار کا اشارہ چھپا ہے۔ قدیم زمانے کے ابتدائی تمدن میں دستور تھا کہ جو غلام بنا کر آزاد کیا جاتا تھا اس کے سر کے بال منڈوا دیے جاتے تھے۔ یہ غلامی کی نشانی سمجھی جاتی تھی۔ چونکہ حج خدا کی دائمی غلامی اور بندگی کا اقرار و اعتراف ہے اس لیے انسانیت کی یہ پرانی رسم روا رکھی گئی۔

رمی جمار

منیٰ کے میدان میں پتھر کے تین ستون کھڑے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ کو قربانی کے لیے لے چلے تو شیطان نے ان موقعوں پر ان کے دل میں وسوسہ ڈالا انہوں نے اس کو یہاں رجم کیا جس کے لغوی معنی کنکریاں مارنے کے ہیں اور جو پہلے زمانہ میں لعنت کے اظہار کا طریقہ تھا اور اسی لیے شیطان کو رجیم "کنکری مارا گیا" کہتے ہیں۔ صاحب نظام القرآن کا نظریہ یہ ہے کہ ابرہہ کے لشکر نے جب مکہ پر چڑھائی کی تھی تو چند غدار لالچی عربوں نے اس کی رہنمائی کی۔ باقی عربوں نے اس پر انگریزی تحفہ کا بدلہ یا مہ جنگ اندازی سے مقابلہ کیا جس کا ذکر سورہ فیل کی ایک آیت میں ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اس لشکر کو تباہ کیا اور وہ غدار بھی ہلاک ہو گئے۔ یہ کنکریوں کا پھینکنا اسی سنگساری کی یادگار ہو سکتا ہے کہ دنیا اور بت پرستی کا سب سے بڑا مظاہرہ پتھر کے بتوں کی صورت میں رہا ہے اس لیے پتھر کے ان ستونوں کو کنکری مار کر بت پرستی کے اسی سب سے بڑے مظاہرہ کو سنگسار کیا جاتا ہے بہرحال خدا کی تسبیح اور حمد پڑھ کر ان کنکریوں کو ان ستونوں پر پھینکتے ہیں اور شیطان کے وسوسوں سے محفوظ رہنے کی دعا مانگتے ہیں۔ چونکہ کنکری مارنا یا پھینکنا بظاہر ایک عجیب کام معلوم ہوتا ہے اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصریح فرما دی کہ اس رمی جمار سے مقصود اسی جہاد خدا کی یاد کو قائم رکھنے کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اسی رمی کو ہر حج کے مراسم کا خاتمہ ہوتا ہے۔

عرفات کا اجتماع عظیم روز حشر کی بھی یاد دلاتا ہے

جموں و کشمیر کے تصفیہ کا کوئی مسئلہ نہیں ہے: اندرا

پاکستان کے پاس جب جدید ہتھیار نہیں تھے تو اس نے ہم پر ۵ بار چڑھائی کی
افغانستان سے غیر ملکی فوجیں نکل جائیں، ہر قسم کی غیر ملکی مداخلت ختم کی جائے

لبنان سے نکالے گئے بنگلہ دیشیوں کو پاکستان نے ڈھاکہ روانہ کر دیا

کراچی ——— (اسٹاف رپورٹر) حکومت پاکستان نے لبنان سے بے دخل کئے جانے والے دو بنگلہ دیشیوں کو آج ڈھاکہ روانہ کر دیا ...

مسلم طالبات کو دوپٹہ اوڑھنے کی اجازت دلانے کی مہم

بلیک برن۔ بلیک برن کے ممتاز سماجی اور سیاسی لیڈر اختر حسین نے برطانوی سکولوں میں مسلمان لڑکیوں کو دوپٹے اوڑھنے کی اجازت دلانے کے لئے مہم شروع کی ہے۔ مسٹر اختر حسین نے اس سلسلے میں ...

مصیبت سنگھ کے پاس پستول اور دستی بم تھا

وہ اندرا گاندھی اور سنت جرنیل سے بات چیت کرنا چاہتا تھا اس نے ۵ لاکھ روپے طلب کئے تھے

ایک ایئر ہوسٹس طیارے سے چھلانگ لگاتے ہوئے زخمی

امرتسر ——— انڈین ایئر لائنز کے ایک مسافر طیارے کے اغوا کا ڈرامہ ...

مصیبت سنگھ کو ہلاک کرنے والوں کیلئے انعام

مشرقی پنجاب کے وزیر اعلیٰ دربارہ سنگھ پر بموں سے قاتلانہ حملہ

دستی بم جسم سے ٹکرایا مگر پھٹا نہیں، دوسرے بم سے اسٹیج تباہ، وزیر سمیت ۳۰ افراد زخمی، حملہ آور گرفتار

ایران کے اعلیٰ فوجی اور سیاسی رہنماؤں کے قتل کی ایک اور سازش ناکام

دہشت پسند سرغنہ عیسیٰ خادمی اور خاتون چھاپہ مار سمیت دہشت گرفتار، ۱۲ چھاپہ مار ہلاک

بھارت سے عرب ممالک کو کنیزوں کی سمگلنگ زور پکڑ گئی

عرب ۵ ہزار روپے میں لڑکی خرید لیتے ہیں، عارضی شادیوں کا کاروبار بھی زوروں پر ہے

ہن یالانڈ کو پاکستان آنے کی دعوت دی جائے گی

انتخابات نہ کرائے گئے تو اگلا سال ۸۲ء کی طرح نہیں گزرے گا، پروفیسر غفور

ہمارے مطالبہ کے میعاد ختم ہونے میں ۴ ماہ باقی ہیں، پھر صورتحال پر از سر نو غور کیا جائے گا

صورتحال کی خرابی کی ذمہ داری صاحبان اقتدار پر ہے

حکومت محض وقت گزار رہی ہے، اس کے پاس کوئی مستقل پالیسی نہیں

لاہور ـــــ نمائندہ جسارت تحریک اسلامی کے نائب امیر پروفیسر غفور احمد نے کہا ہے کہ جماعت اسلامی نے میثاق ... میں انتخابات کے انعقاد کا جو مطالبہ کیا تھا اس کے ... صرف چار ماہ باقی ہیں لیکن محسوس یوں ہوتا ہے ... کہ ... انتخابات کرانے کا کوئی منصوبہ نہیں ... صورتحال پر از سر نو غور کرینگے لیکن ایک بات واضح طور پر سمجھ لینی چاہئیے کہ اگر انتخابات نہ کرائے گئے تو اگلا سال ۸۲ء کی طرح نہیں گزرے گا ...

غفار خان پھر پاکستان آ گئے

علاج روسی ڈاکٹروں کا

آرام پاکستان میں کریں گے

پشاور ـــــ نمائندہ جسارت ... سرخپوش رہنما اور خدائی خدمتگار ... روسی ڈاکٹروں کے زیر علاج رہنے کے بعد دلیس پاکستان پہنچ گئے ... ۹۲ سالہ خدائی خدمتگار ... جیسا کہ ... جل سکتے ہیں۔

پی آئی اے کی انتظامیہ ادارے کو تباہی کی طرف لیجا رہی ہے، برجیس احمد

۵ ہزار ملازمین کے معاشی قتل کے ذمہ داروں کو برطرف کر کے ان پر مقدمہ چلایا جائے

کراچی ـــــ (اشاف رپورٹر) ...

خواجہ صفدر کا مکان بم سے اڑانے کی کوشش

دو افراد کے خلاف دستی بم پھینکنے کے الزام میں مقدمہ

سیالکوٹ ـــــ آج یہاں پاکستان کی وفاقی مشاورتی کونسل کے چیئرمین اور ممتاز مسلم لیگی رہنما خواجہ محمد صفدر کی رہائش گاہ کو اڑانے کی ناکام کوشش کی گئی۔ پولیس ... بم پھینکا جو خواجہ صفدر ... خطرہ لاحق ...

بلوچستان کے عوام پاکستان کی بقا کیلئے سر دھڑ کی بازی لگا دیں گے

ادھر روس سے قطعاً خوفزدہ نہیں ہیں ـ قاضی حسین احمد

مجلس شوریٰ سے استعفیٰ نہ دیا تو قتل کر دیئے جاؤ گے

خواجہ صفدر کو الذوالفقار کی دھمکی، خط غلطی سے میاں طفیل کے پاس پہنچ گیا

لاہور ـــــ (خوشنود علی خان) باوثوق ذرائع کے مطابق "الذوالفقار" کی طرف سے خواجہ محمد صفدر کو یہ دھمکی دی گئی تھی کہ اگر انہوں نے ۱۴ اگست تک مجلس شوریٰ کی چیئرمینی سے استعفیٰ نہ دیا تو انہیں قتل کر دیا جائے گا ...



ترکی کی طرف ہجرت کرنے والے افغان مہاجرین اسلام آباد ایئرپورٹ جا رہے ہیں

روسیوں نے ہمارے قصبہ میں ایک سو افراد کو ہلاک کر دیا تھا

وہ ہمارا قیمتی اثاثہ بھی لے گئے ـ ترکی جانے والے افغان مہاجر کا انٹرویو

پشاور ـــــ (افغان پریس) پشاور ریلوے ... ازبک اور ترکمان خاندان ... ہجرت کر کے پاکستان پہنچے تھے اور اب ترکی جا رہے ہیں ...

مجھے جنرل ضیاء بہت پسند ہیں، بودلہ خان

کراچی ـــــ (اشاف رپورٹر) مسلم لیگ کے ممتاز رہنما میاں ممتاز دولتانہ نے کہا ہے کہ ... جنرل ضیاء الحق کو پسند کرتا ہوں ... جنرل ضیاء الحق نہایت حلیم الطبع، منکسر المزاج اور بردبار شخص ہیں ...

... پاکستانی اور بنگلہ دیشی رضاکار ...

بیروت ـــــ ...

پندرہ روزہ
السلال
سٹور اسٹوکٹیڈ

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ
سنو کہ جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غم زدہ ہوں گے (القرآن)

طیارے کا اغوا — دوسرا رخ

دو ہفتوں کے اندر دو بھارتی طیارے اغوا کئے گئے اور انہیں پاکستان میں اتارنے کی کوشش کی گئی مگر یہ کوشش دونوں بار پاکستان نے ناکام بنادی یعنی اغوا کر کے لائے جانے والے طیاروں کو پاکستان میں نہیں اترنے دیا گیا۔ سکھوں کی تحریک آزادی کی جدوجہد کے سلسلے میں اغوا کئے جانے والے طیارے کو پاکستان میں نہ اترنے دینا اصولاً درست ہے کہ پاکستان کسی بھی پڑوسی ملک کے داخلی معاملات میں مداخلت پسند نہیں کرتا۔ چنانچہ دونوں طیاروں کو پاکستان میں نہ اترنے دینا اور امرتسر میں ایک اغوا کنندہ کو گولی مار دینا اصولاً اور قانوناً خواہ کتنا ہی درست ہو مگر اس کے عملی نتائج کے پہلو کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ یہ دونوں کارروائیاں شخصی اور انفرادی اغراض کے لیے نہیں ہوئی تھیں بلکہ بھارت کی دوسری بڑی اقلیت کی ایک منظم جدوجہد آزادی کی کڑیاں تھیں اور یہ اپنی نوعیت کے محض دو واقعات نہیں۔ سکھ جس علاقے میں کثرت سے آباد ہیں اور جہاں وہ اپنے لیے آزاد ریاست کا مطالبہ کرتے ہیں وہ علاقہ پاکستان کی سرحد سے بالکل متصل ہے اور طیارے کے اغوا جیسی کارروائیوں میں اغوا کرنے والوں کے لیے پاکستان کے سوا کسی دوسرے ملک کا انتخاب ممکن ہی نہیں کیونکہ بھارت کی کسی اندرون ملک کی پرواز میں طیارے کے اندر اتنا ایندھن موجود نہیں ہوتا کہ پاکستان کے سوا کسی دوسرے ملک کے اڈے تک طیارہ پہنچ سکے۔ لہٰذا چاہیے یا نہ چاہیے ہر بھی اغوا کنندہ اغوا شدہ طیارے کا رخ لازماً پاکستان ہی کی طرف کرے گا۔ یہ ایک ناگزیر مجبوری ہے کیونکہ کوئی متبادل صورت ہے ہی نہیں۔ اپنے مطالبے کو عالمی رائے عامہ کے سامنے پوری شدت سے لانے کے لیے طیاروں کے اغوا کا یہ سلسلہ غالباً آئندہ جاری رہے گا اور ہر بار طیارہ پاکستان ہی کی طرف لایا جائے گا خواہ پاکستان طیارہ اغوا کرنے والوں کی کتنی ہی حوصلہ شکنی کرے اور اگر پاکستان نے پلٹ کر ہر اغوا کنندہ کا حشر وہی ہوا جو کل معیت سنگھ کا ہوا ہے تو سکھ اپنی جنگ آزادی کے ہر ہیرو کی موت کا ذمہ دار پاکستان کو قرار دے کر پاکستان سے متنفر ہوں گے۔

صورت حال کا یہ عملی پہلو خود پاکستان کی اپنی سلامتی کے نقطۂ نظر سے تشویشناک ہے۔ بھارت کی یک جہتی کی داخلی دفاعی جنگ میں نہ چاہتے ہوئے بھی ہماری اس شرکت سے ہماری سرحدوں پر ڈیڑھ کروڑ کے قریب آبادی کے جذبات میں پاکستان کے خلاف اشتعال پیدا ہوگا۔ یہ اشتعال اگر طول کھینچ گیا تو اس سے خود ہماری سرحدیں متاثر ہوں گی اور ہو سکتا ہے یہ ہمارے حق میں اچھا نہ ہو۔ ابھی تو سکھ صرف طیارے اغوا کر کے لا رہے ہیں۔ کل وہ بارا سنگھ جیسے سرکاری لوگوں پر قاتلانہ حملے کرنے والے اور دوسری تخریبی کارروائیوں میں ملوث سکھ ان کارروائیوں کے بعد پناہ کے لیے پاکستان میں داخل ہو سکتے ہیں۔ تو آخر ہم انہیں کہاں تک واپس بھارت میں دھکیلیں گے جبکہ بھارتی حکومت کی طرف سے اس کی اپنی اکثر آبادی کے خلاف جنگ میں فریق نہیں بن سکتے۔

آزادی کے موقع پر ہندوؤں کے اکسانے سے سکھوں نے مسلمانوں کے خلاف بڑے جارحانہ رویے کا مظاہرہ کیا تھا مگر گذشتہ ۳۵ برسوں میں ہم نے اپنے فراخدلانہ رویے سے سکھوں کا مسلمانوں کے خلاف نہ صرف اشتعال ختم کیا بلکہ انہیں سوچ کے اس مرحلے تک لے آئے کہ انہیں آزادی کے موقع پر اپنے رویے کی غلطی کا احساس ہوا اور وہ محسوس کرنے لگے کہ سکھوں کی جماعت میں مسلمانوں کے خلاف تلوار سونت کر غلطی کی تھی۔ تیر سنگالی کے یہ جذبات سنگھ جیسے دو چار سکھوں کی موت سے ضائع ہو جائیں گے گویا بھارت کو مطمئن رکھنے کی ہمیں یہ قیمت ادا کرنی ہوگی کہ اپنی ۳۵ سالہ محنت کے مثبت نتائج کو ہم خود برباد کر دیں۔

ہماری شمالی مغربی سرحدیں پہلے ہی متاثر ہیں ان حالات میں ہم اپنی جنوب مشرقی سرحد کو مخدوش کرنے کا خطرہ مول لینے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ بین الاقوامی تعلقات کے سلسلے میں کا جو معیار ہم بھارت کے سلسلے میں پیش کر رہے ہیں خود بھارت نے وہ معیار ۱۹۷۱ء میں پیش نہیں کیا تھا۔ بھارت نے باغیوں کو پناہ دے کر اور ان کی حوصلہ افزائی کر کے مسز گاندھی نے یہی موقف اختیار کیا تھا کہ پاکستان کے داخلی سیاسی بحران سے بھارت کی سلامتی پر اثر پڑ رہا ہے اور بھارت کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہو رہا ہے۔ حالانکہ پاکستان کے مقابلے میں بھارت بڑا اور زیادہ طاقتور ملک تھا اس کی سلامتی کو پاکستان کا داخلی سیاسی بحران ہرگز متاثر نہیں کر سکتا تھا۔ اب صورت حال بالکل مختلف ہے۔ پاکستان چھوٹا اور کم دفاعی قوت والا ملک ہے۔ بھارت کے داخلی بحران کا بوجھ پاکستان پر پڑا تو یہ پاکستان کے لیے ناقابل برداشت ہوگا۔ ہم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ سفارتی ذرائع سے پاکستان کی سلامتی کے لیے ان خطرات سے حکومت بھارت کو آگاہ کرے جو بھارت کی داخلی صورتحال سے پیدا ہو رہے ہیں اور حکومت بھارت سے کہا جائے کہ وہ اپنی سرحدوں کے اندر سکھوں کو مطمئن کرنے کے لیے ایسے حالات پیدا کرے کہ پاکستان کا استحکام اور زمینی سرحدوں کی امن میں خلل واقع نہ ہو۔

منفرت کے حقدار

القرآن

بالیقین جو مرد اور جو عورتیں مسلم ہیں، مومن ہیں، مطیع فرمان ہیں، راست باز ہیں، صابر ہیں، اللہ کے آگے جھکنے والے ہیں، صدقہ دینے والے ہیں، روزہ رکھنے والے ہیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے ہیں اللہ نے ان کے لیے مغفرت اور بڑا اجر مہیا کر رکھا ہے۔

(الاحزاب ۳۵)

میدان عرفات میں (ایک حاجی کی)
مناجات بدرگاہ باری عزاسمہ

● مولانا ظفر علی خان

تجھ پہ ابراہیموں کا حق ہے پہلے سے سوا
نار کو پھر نور کر گلخن کو پھر گلزار کر

صدقہ اپنی کارسازی کا بنا بگڑی مری
میں ہوں بیکار اے مرے مولا مجھے باکار کر

پھر لگا یارب مرے دل میں وہ اگلی سی لگن
میرے سر کو جذبۂ توحید سے سرشار کر

تلخیاں جتنی زمانے کی ہیں سب سہنی سکھا
جان شیریں کو حریف لذت آزار کر

سینکڑوں طوفان ہیں پنہاں جس کی اک اک موج میں
اس سمندر سے مسلمانوں کا بیڑا پار کر

زندہ تحریریں

مسلمانوں کی ذمہ داریاں

ایک غیر مسلم معاشرے میں بکھرے ہوئے وہ افراد جو یہاں اسلام کی نمائندگی کر رہے ہیں کس طرح اپنی امتیازی شان نمایاں کر سکتے ہیں جس سے اس معاشرے کے لوگوں کو ان کا اور اپنا فرق محسوس ہو اور وہ فرق بھی ایسا ہو جو ان میں قدر کا احساس پیدا کرے۔ یہ بات یاد رکھئے کہ جتنا زیادہ آپ اپنے آپ کو اس معاشرے کا ہم رنگ بنائیں گے اتنی ہی زیادہ آپ کی امتیازی حیثیت مٹے گی اور اسی قدر آپ ناقابل توجہ ہو جائیں گے۔ اگر آپ یہاں اسلام کے سفیر ہونے کا حق ادا کرنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے اپنے آپ کو ایک مضبوط کریکٹر رکھنے والا گروہ بنایئے۔ اپنے لباس اپنی زبان اپنے طرز زندگی اور اپنے اخلاق و معاملات میں اپنی امتیازی شان قائم کیجئے جو فرائض مسلمان پر اس کا دین عائد کرتا ہے ان کو اعلانیہ ادا کیجئے۔ اور ہر اس مزاحمت کا مضبوطی کے ساتھ مقابلہ کیجئے جو ان کے ادا کرنے میں پیش آئے جن چیزوں کو اسلام حرام قرار دیتا ہے سخت تکلیف اٹھا کر بھی ان سے پرہیز کیجئے اور کسی حرام کھانے کو ہرگز نہ چھوئیے۔ آپکی معاشرت کیلئے جو طریقے اسلام نے بتلائے ہیں انکو پوری جرأت کے ساتھ برتئے اور جب یہاں کی معاشرت سے آپ کی معاشرت کے طریقوں کا فرق ظاہر ہونے پر اعتراضات ہوں تو گھبرا کر اپنے آپ کو نہ بدلئے بلکہ دھڑلے کے ساتھ اپنے طریقوں کی بہتری ثابت کیجئے۔ اپنے اخلاق اور معاملات میں وہ پاکیزگی وہ راست بازی اور وہ دیانت پیدا کیجئے جو آپ کے گرد و پیش رہنے والے ہر شخص کو نمایاں طور پر محسوس ہو اور بالآخر یہاں کے لوگوں میں یہ عام رائے پیدا ہو جائے کہ مسلمان ایک خاص ٹائپ کا آدمی ہوتا ہے جس سے فلاں افعال کی توقع کی جا سکتی ہے۔ اور فلاں افعال کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

(خطبات یورپ ص ۱۸)

لندن کا بین الاقوامی حج سیمینار

مکتوب لندن

محمد جاوید اقبال خواجہ

حج پر لندن میں منعقدہ ایک چار روزہ بین الاقوامی سیمینار ... اگست کو ختم ہوگیا ہے۔ یہ سیمینار ڈاکٹر کلیم صدیقی کی تحریک پر مسلم انسٹیٹیوٹ لندن کے زیر اہتمام منعقد کیا گیا جس کا پہلا اجلاس ... پیرامائو ... ہوئے جس سے مسلم ... کے ڈائریکٹر ... اپنی افتتاحی تقریر میں بتایا کہ اسلام اور مسلمانوں کی تاریخ ایک نئے اور فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہو گئی ہے اور بیداری کے اس میں ایک ... [illegible]

... کسی نے کوئی کوشش سب سے نہیں کی گئی۔ اس سلسلے میں مسلمانوں کی اکثریت غفلت میں ہے۔

سیمینار میں حج اور اس سے متعلق مختلف پہلوؤں پر مقالے پیش کئے گئے جن کے عنوانات تھے: حج کا سیاسی کردار، حج کی دعوتی اہمیت، قرآن میں حج، مسلم تعلیمات کے حج کے انسانی اور حجاز کی سیاست پر حج کے اثرات، چند جدید مسلم ریاستوں کی حج پالیسیاں، حج کا تاریخی پہلو ... [illegible]

[illegible]

تازہ بہ تازہ

شاعر مشرق نے کہا:

- زندگی کیا ہے؟ ایک مسلسل رقص۔
- یہ دور علم و حکمت کے زوال کا ہے۔
- کتاب خریدنے میں احتیاط لازم ہے کیونکہ آج کل بے شمار کتابوں میں کچھ بھی نہیں ہوتا لوگ نام کی وجہ سے خرید لیتے ہیں۔
- لاہور کی بستی میں کوئی ہجوم دیدہ نہیں، تاہم دشمنی پر مرنے والے بہت ہیں۔ (بنام اکبر الہ آبادی)
- زندگی اور موت ایک عجیب راز ہے، خصوصاً بچوں کی موت تو ایک سربستہ راز ہے کہ اس کا انکشاف حضرت انسان کو ممکن نہیں۔
- شہر کی آبادی جس قدر بڑھتی جاتی ہے اس کی تہذیبی ناانصافی اور اس کا جرم بڑھتی جاتی ہے۔ (مولیٰی سے مکالمہ)
- دور حاضر میں تہذیب روبہ تنزل ہے۔

سبکدوش ہوتے ہیں جس خاموشی کے ساتھ موصوف نے اپنی تدریسی زندگی گزاری اسی خاموشی کے ساتھ سبکدوش بھی ہو گئے ہیں۔

غزل

طارق اشتیاق خان

جدید طرز میں کچھ ڈوبتا لگتا ہے مجھے
یہ آدمی کوئی بہروپیا لگے ہے مجھے
عجیب بات ہے جو بھی قریب آتا ہے
میرے وجود میں کچھ ڈھونڈتا لگتا ہے مجھے
قدیم رسوم نے گھبرا کے خودکشی کر لی
سبب یہ جانے کہ موسم نیا لگے ہے مجھے
نہ جانے کون سا احساس مجھ کو کھا جائے
قدم قدم میرا حیرت زدہ لگے ہے مجھے
ہراں منظر میں طارق حقیقت کتنی
ہر ایک چیز یہاں خواب سا لگے ہے

صحافت کو بڑا فروغ ملا۔ بغاوت کے بعد کے دور میں اخبارات کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ مغرب میں تاریخی تعلیمی اور سائنسی ارتقا میں اردو قارئین نے گہری دلچسپی لی اور اس دور میں بعض اہم جرائد شائع ہوئے جن میں اردو اخبار، علیگڑھ کا سائنٹفک سوسائٹی میگزین اور سرسید احمد خاں کا تہذیب الاخلاق شامل ہیں۔ لاہور، دہلی، لکھنؤ، آگرہ، علیگڑھ اور میرٹھ اشاعت کے اہم مراکز تھے۔ ۱۸۸۵ء میں تقریباً ۶۰ اخبارات، اردو اخبار، روزنامہ اخبار اور پیسہ اخبار شائع ہوا کرتے تھے۔

"جب امرتسر جل رہا تھا" کا تیسرا ایڈیشن

یوم آزادی سے پہلے شائع ہو رہا ہے

تحریک پاکستان کے کارکن، احمد صاحب، ظہر ادیب خواجہ افتخار کی تصنیف "جب امرتسر جل رہا تھا" کا تیسرا ایڈیشن یوم آزادی کے موقع پر شائع ہو رہا ہے۔ یہ کتاب چند سال قبل شائع ہوئی تھی اور اسے بہت مقبولیت حاصل ہوئی چنانچہ اب اس کے انگریزی اور عربی میں تراجم کا کام کیا جا رہا ہے۔

ایک بزرگ استاد کی سبکدوشی

معلوم ہوا ہے کہ شعبہ اردو جامعہ کراچی کے سینئر استاد ڈاکٹر عبدالقیوم کچھ عرصہ قبل اپنی تدریسی خدمات سے

اردو صحافت کے ۱۶۰ سال مکمل ہو گئے

نئی دہلی ۲۷ جولائی (یو این آئی / پی ٹی آئی) بھارت میں اردو صحافت اس ماہ اپنے وجود کے ۱۶۰ سال مکمل کر لے گی۔ پہلا اردو اخبار "جام جہاں نما" ۱۸۲۲ء میں کلکتہ میں شائع ہوا تھا اور دہلی میں پہلا اخبار "دہلی اردو اخبار" ۱۸۳۶ء میں شائع کیا گیا تھا اس کی ادارت اردو کے عظیم اسکالر محمد حسین آزاد کے والد مولوی محمد باقر کے ذمہ تھی۔ یہ اخبار آخری مغل تاجدار بہادر شاہ ظفر کا سرکاری ترجمان بن گیا تھا اور اس کا نام "اخبار الظفر" رکھا گیا تھا۔ ۱۸۵۷ء کی بغاوت کے بعد انگریزوں نے مولوی محمد باقر کو پھانسی دے دی تھی۔ ۱۸۳۶ء سے ۱۸۵۷ء تک کے عرصے میں اردو

پاکستان کی نظریاتی بنیادیں

چند سال قبل "پاکستان کی نظریاتی بنیادیں" کے نام سے ڈاکٹر وحید قریشی کی ایک کتاب شائع ہوئی تھی جسے اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والوں نے کافی سراہا تھا۔ اب ڈاکٹر صاحب نے خود ہی اس کتاب کو انگریزی میں منتقل کیا ہے۔ جو حال ہی میں لاہور سے "آئیڈیالوجیکل فاؤنڈیشنز آف پاکستان" کے نام سے نہایت اہتمام اور نفاست سے شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب میں ان موضوعات پر سیر حاصل تبصرہ کیا گیا ہے۔ پاکستان کی نظریاتی بنیادیں۔ پاکستان کی نظریاتی بنیادیں اور اقبال، پاکستان کی نظریاتی بنیادیں اور قائد اعظم، نظریاتی بنیادیں اور قرارداد پاکستان، نظریاتی بنیادیں اور مشرقی پاکستان، نظریاتی بنیادیں اور ۱۹۷۳ء کا دستور۔

آغوش حیرت

پیر صاحب گولڑہ شریف صاحبزادہ نصیر الدین نصیر کی فارسی رباعیات و قطعات کا مجموعہ "آغوش حیرت" شائع ہو گیا ہے۔ تمہید کوکب نورانی نے تعارفی مقالہ (فارسی میں) ڈاکٹر سید محمد اکرم شاہ نے، دیباچہ حافظ عبدالفضل نے اور ڈاکٹر عبدالغنی نے تحریر کیا ہے۔ خود پیر صاحب نے "میری بات" کے عنوان سے اپنی باتیں کی ہیں۔ کتاب اہتمام اور نفاست سے شائع ہوئی ہے۔

اکرام چغتائی کی فتوحات

محقق محمد اکرام چغتائی گزشتہ چار ماہ سے یورپ کے اپنے علمی اور تحقیقی سفر کے تازہ مرحلے میں اب برلن پہنچ گئے ہیں۔ یہاں وہ ان دنوں مشہور زمانہ اسٹیٹ لائبریری کے مخطوطات کا جائزہ لے رہے ہیں۔ یہاں ان کے دورے کی آخری منزل ہے۔ اس سے قبل وہ ہائیڈل برگ یونیورسٹی اور آکسفورڈ میں اپنا کام مکمل کر چکے ہیں۔ ان کا یہ دورہ ان کی توقعات سے بڑھ کر کامیاب رہا۔ اپنے اس سفر کے دوران انہوں نے ہائیڈل برگ اور ایمسٹرڈم کے کتب خانوں اور علمی اداروں کے مخطوطات بھی دیکھے اور سیمینار میں شرکت کی۔

جنگ ہماری نظر میں

جنگ پر متعدد اہم کتابوں کے مؤلف مصطفیٰ ملک کی ایک اور کتاب "جنگ ہماری نظر میں" مرتب کی ہے جسے ادارہ اشاعت ادب پاکستان، راولپنڈی نے شائع کیا ہے۔ اس کتاب میں جنگ پر لکھے گئے اہم مقالات شامل کیے گئے ہیں جنہیں مرزا اسلم، احمد رشید، احمد صدیقی اور آل احمد سرور نے تحریر کیا تھا۔

غالب کے نئے خطوط

ڈاکٹر انور سدید کے طنز و مزاح پر مشتمل خطوط کا مجموعہ "غالب کے نئے خطوط" ان دنوں ادبی حلقوں میں موضوع گفتگو بنا ہوا ہے۔ ڈاکٹر انور سدید نے غالب کے انداز میں ادبی مسائل و معاملات کے اظہار پر مشتمل خطوط کا ایک سلسلہ کافی عرصے سے جاری رکھا ہوا تھا۔ یہ خطوط لاہور سے شائع ہونے والے ادبی مجلہ "تخلیق" میں شائع کیا گیا۔ ان خطوط میں غالب کے شگفتہ انداز و زبان میں ادبی مسائل کے مختلف پہلوؤں پر اظہار خیال کیا گیا ہے۔ اب اس مجموعہ کو مکتبہ اردو زبان، سرگودھا نے شائع کیا ہے۔ ڈاکٹر وزیر آغا، کرنل محمد خان اور مشفق خواجہ نے تحریر کیے ہیں۔

قدم قدم سجدے

خالد محمود نے اپنی نعتوں کا ایک اور مجموعہ "قدم قدم سجدے" کے عنوان سے مرتب کر لیا ہے جو ان دنوں اشاعت کے مراحل طے کر رہا ہے۔ توقع ہے کہ یہ جلد ہی شائع ہو جائے گا۔

ڈاکٹر معز الدین کی روانگی

کیمبرج یونیورسٹی میں اقبال چیئر کے لئے نامزد ہونے کے بعد بالآخر ڈاکٹر معز الدین گزشتہ دنوں انگلستان روانہ ہو گئے۔ ان کی جگہ اب ڈاکٹر وحید قریشی اقبال اکیڈمی کے ڈائرکٹر نامزد ہوئے ہیں۔

افکار کے جوش نمبر میں حفیظ جالندھری کے بیان کی تصدیق کے لیئے دستاویزی ثبوت فراہم کیا گیا ہے

س :- کیا اسلام انسانیت کا نظام نہیں؟

[illegible]

خامہ بگوش کے قلم سے

"صہبا لکھنوی بڑی خوبیوں کے آدمی ہیں اور خوبیاں بھی ان میں ایسی ہیں جو عام آدمیوں میں نہیں پائی جاتیں۔ وہ گزشتہ ۳۸ برس سے ہر طرح کے "افکار" سے بے نیاز ہو کر انتہائی باقاعدگی کے ساتھ رسالہ "افکار" شائع کر رہے ہیں اور اس رسالے کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ پاکستان میں ہر ماہ پابندی کے ساتھ چھپنے والا یہ واحد ادبی رسالہ ہے گو اس میں چھپنے والی بعض تحریریں غیر ادبی مصلحتوں کی بنا پر چھپتی ہیں (مثلاً صلاح الدین پرویز اور اسی قبیل کے دوسرے ادیبوں کی تحریریں) تاہم مجموعی طور پر "افکار" نے ادب کی جو خدمت کی ہے اسے ہم تو کیا استاد اختر انصاری اکبر آبادی بھی نظر انداز نہیں کر سکتے جو صہبا لکھنوی کو "ایڈیٹر" کے بجائے "کاریگر" کہتے ہیں۔

"افکار" نے زندہ ادیبوں کے بارے میں خصوصی شمارے شائع کرنے کی روشن مثال بھی قائم کی ہے اور اب اس نے ایک نئی روایت کی داغ بیل ڈالی ہے کہ جو ادیب افکار کی کسی خصوصی اشاعت کی تاب نہ لا کر داعی اجل کو لبیک کہہ دے تو اس کی یاد میں ایک خاص نمبر بھی شائع کیا جائے۔ اس روایت کا آغاز "جوش نمبر" سے ہوا ہے۔ "افکار" کا پہلا جوش نمبر ۱۹۶۱ میں شائع ہوا تھا اور دوسرا جوش صاحب کی وفات کے تقریباً چار ماہ بعد جولائی ۸۲ء میں شائع ہوا ہے۔ اتنی کم مدت میں تقریباً پانچ سو صفحات کا نمبر مرتب کرنا اور چھپوا کر شائع

[illegible]

غزل

عرفانہ عزیز (ووسٹانیگ)

دشتِ غربت میں ہم نشیں ملتا
تیرا نقشِ قدم کہیں ملتا

کاش مفہوم تیری یادوں کا
صورتِ حرفِ دلنشیں ملتا

ظلمت و نور کے تصادم میں
پھر کوئی ہم سرِ یقیں ملتا

ق

تو جو ملتا تو سوئے شہرِ سبا
کوئی اندازِ کفر و دیں ملتا

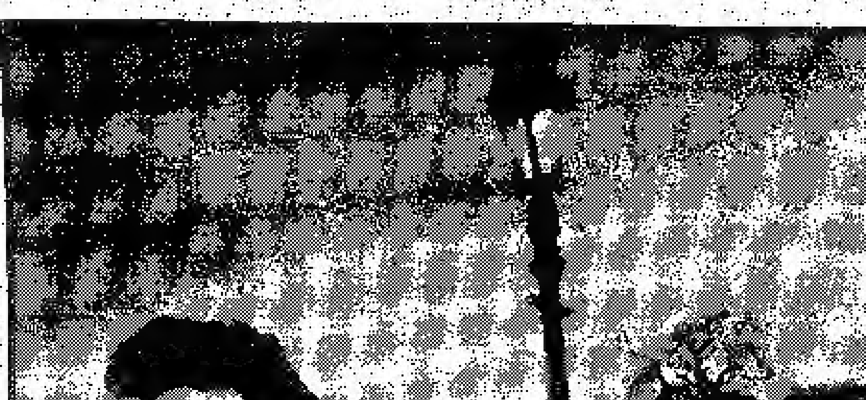
وضعداری تھی راہ میں حائل
کاش تنہا وہ نکتہ چیں ملتا

روزِ محشر کی بات کرتے ہو
آرزو تھی کہ وہ یہیں ملتا

کھو چکا ہے وہ کس تصور میں
خلقتِ شہر سے نہیں ملتا

عوام کے ہیرو
دامِ خیال
نادر مسعود

[illegible]



شام سے سوچ رہا ہوں ناصر
چاند کس شہر میں اترا ہوگا

محسن حسن خان کا شمار مستقبل میں دنیا کے بہترین کرکٹرز میں ہو گا

پاکستانی بیٹسمین کو لیجنڈ ہٹن، کالنز، ...، حنیف محمد اور مشتاق حسین کا خراج تحسین

[illegible]

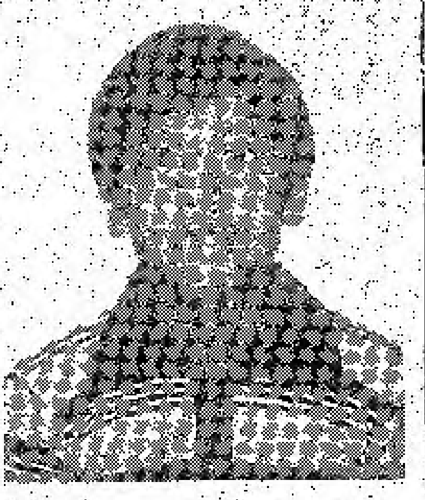
جونیئر ورلڈ ہاکی کپ ٹورنامنٹ میں پاکستان نے ملائشیا کو دس گول سے ہرا کر تیسری پوزیشن حاصل کر لی

[illegible]

انگلینڈ کرکٹ ٹیم پاکستان کا دورہ کرے گی

لندن۔ انگلینڈ کی کرکٹ ٹیم اگلے سال مارچ میں پاکستان کا دورہ کرے گی اس کا اعلان کرکٹ بورڈ کے نگران ایئر مارشل ریٹائرڈ نور خان نے کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ویسٹ انڈیز کا پاکستان کا دورہ منسوخ کر دیا گیا ہے اور پاکستان سنہ ۱۹۸۰ جنیئر ورلڈ کپ مقابلوں میں شرکت کرے گا انگلینڈ کی ٹیم پاکستان میں تین ٹسٹ میچ کھیلے گی۔ یاد رہے کہ آسٹریلیا کی کرکٹ ٹیم ۱۱ ستمبر کو پاکستان کا دورہ شروع کر رہی ہے۔

سلسلۂ ہدایت



سعادت روئے سید عارف اللہ قادری ولد سید فہیم اللہ قادری جنہوں نے ۲۹ رمضان المبارک ۱۴۰۳ کو قرآن پاک ختم کیا۔ سید عارف الرشید عمر دس سال ہے ما شاء اللہ۔

✱

نوٹ: جن قارئین کے بچوں نے کلام پاک ختم کیا ہے وہ ان کی تصویر بمعہ نام عمر اور جگہ کی صراحت کے ساتھ "الہلال" میں اشاعت کے لیے بھیج سکتے ہیں۔ اس سلسلہ کا مقصد بچوں میں مذہبی جوش و جذبہ پیدا کرنا ہے۔ (ادارہ)





عمران اور اس کے ساتھیوں نے ایک ٹیم کی حیثیت سے کھیل کر ثابت کیا کہ انگلستان پر برتری حاصل کرنے کی انھیں پوری اہلیت موجود ہے

تحریر: عافیہ سلام

[illegible]

مختصر مختصر اشتہارات

ضرورت رشتہ

۲۵ سالہ مسلم پاکستانی ایم اے انگریزی لڑکی کیلئے ڈاکٹر، انجینئر، پروفیشنل یا روشن مستقبل کے حامل خواہشمند کا رشتہ مطلوب ہے۔ تفصیلات کیلئے رجوع کریں
S. R. c/o AL-HILAL

۲۳ سالہ پاکستانی اچھے خاندان کی تعلیم یافتہ، قبول صورت کینیڈین شہریت کی حامل ٹورانٹو میں مقیم لڑکی کیلئے مناسب رشتہ مطلوب ہے
FAROOQ c/o AL-HILAL

سفارت خانہ کا کیمپ آفس

ٹورانٹو اور گرد و نواح میں مقیم پاکستانیوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ پاکستان سفارت کا عارضی کیمپ ۱۸ ستمبر بروز ہفتہ سے ۱۹ ستمبر بروز اتوار تک دو دن کیلئے رائل پارک ہوٹل نوزھم ۱۰۰ فرنٹ سٹریٹ ویسٹ ٹورانٹو میں شروع ہو رہا ہے۔ مزید اطلاعات کیلئے اس فون پر رابطہ قائم کریں۔
368-2511.

والدین کے لئے اطلاع

مسلم کلچرل ایسوسی ایشن کا عربی اور اردو کا سکول T. L. KENNEDY سکول ۱۹ ستمبر سے دوبارہ کھل رہا ہے۔ جو والدین اپنے بچوں کو داخل کرنا چاہتے ہیں وہ ۱۹ ستمبر کو سکول تشریف لائیں۔ داخلہ فیس نوٹ کریں۔ مزید معلومات کیلئے رابطہ قائم کیجئے۔
625-1948
270-6460 270-2150

مختصر اشتہارات کا معاوضہ صرف ۵ ڈالر ہے جس کی پیشگی ادائیگی ضروری ہے۔

یاسر عرفات فلسطین کی جلاوطن حکومت قائم کریں گے!

اسرائیل نے ہماری سرزمین پر قبضہ کیا ہے اس کی آزادی کیلئے ہمیں سیاسی فوجی اور تمام دوسرے ذرائع اختیار کرنے کا حق حاصل ہے ایتھنز میں پریس کانفرنس

فلسطینی لیڈر کا یونان کے دارالحکومت میں پرتپاک خیر مقدم

یونان کے وزیراعظم ان کی کابینہ کے ارکان اور عرب سفیر استقبال کرنے والوں میں شامل تھے

ایتھنز ——— فلسطین کی تنظیم آزادی (پی ایل او) کے لیڈر یاسر عرفات نے اعلان کیا ہے کہ مناسب وقت پر فلسطین کی جلاوطن حکومت کا اعلان کر دیا جائے گا۔ بیروت سے ایتھنز پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے یاسر عرفات نے کہا کہ تحریک آزادی ہر حال میں جاری رکھی جائے گی اور اس کی کامیابی کے لئے ہر ممکن طریقہ استعمال کیا جائے گا۔

فلسطینیوں کو دربدر کرانے پر صدر ریگن سے نفرت

قرآن کے غلط ترجمہ کی اشاعت تقسیم و فروخت پر پانچ سرکردہ قادیانیوں کے خلاف مقدمہ کی سماعت

ایرانی تیل کی برآمدات روکنے کی عراقی کوشش ناکام

برطانوی انشورنس کمپنیوں کی طرف سے پریمیم میں اضافہ کا ایرانی جواب

ایم آر ڈی کے نئے تنظیمی ڈھانچے کا اعلان خواجہ خیرالدین سکریٹری جنرل بنا دیئے گئے

معراج محمد خاں اور چوہدری ارشد جوائنٹ سیکریٹری ہونگے صوبوں کے لئے بھی علیحدہ سیکریٹری نامزد کر دیئے گئے

کالعدم تحریک استقلال نے نئی تنظیم میں شامل ہونے سے انکار کر دیا

ضلعی تحصیل اور مرکزی سطح پر بھی ایم آر ڈی کی شاخیں قائم کی جائیں گی

بیروت میں فلسطینی حریت پسندوں کا انخلا مکمل ہوگیا

حریت پسندوں کے آخری دستے کو الوداع کہنے والے صرف بچے اور خواتین تھیں

سٹیٹ آف اسرائیل فنڈ کی اصلیت

ایرانی عدلیہ نے تمام خلاف اسلام قوانین کو کالعدم قرار دیدیا

غیر اسلامی قوانین پر عمل کرنے پر مجیب کورٹس اور جائز عدالتوں کا ساتھ دینے کی

ریگن پلان کی منظوری کے بعد کئی عرب ممالک اسرائیل کو تسلیم کرینگے

امریکہ اسرائیل کی سلامتی کا ضامن ہے امریکی وزیر خارجہ جارج شلز کا اعلان

انتخابات کے سوا حکومت کے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں

مارشل لاء کے آخر تک سیاسی عمل بحال نہ کیا گیا تو صورت حال سنگین ہوجائے گی: ایئر مارشل اصغر خان کا بیان

عدالتیں آئینی فیصلے نہیں کر سکتیں انسانی حقوق کا دفاع ممکن نہیں رہا

سیاسی قیدیکا

جیتی جاگتی زندگی۔ مسز فرخ آپ کے نفسیاتی مسائل کا حل پیش کرتی ہیں

یہ فضولیات اپنانے کا دور ہے



میں چار جوان بچوں کی ماں ہوں۔ میرے دو بیٹے برسرروزگار اور شادی شدہ ہیں۔ ان میں سے ایک آسٹریلیا اور دوسرا کویت میں ملازم ہے۔ ایک بڑی بیٹی کی بھی شادی ہو چکی ہے۔ وہ بھی لندن میں مقیم ہے۔

سب سے چھوٹی بیٹی کی عمر سترہ سال ہے وہ پہلے بہت حلیم الطبع اور فرمانبردار تھی۔ لیکن کچھ عرصے سے اس کا مزاج بالکل بدل گیا ہے۔ اب وہ بات بات پر لڑتی جھگڑتی ہے۔ بہت گستاخ ہو گئی ہے۔ وہ میری بالکل بات نہیں مانتی۔ البتہ اپنے والد کے سامنے خاموش رہتی ہے۔ لیکن ان کی غیر موجودگی میں ان کے خلاف باتیں کرتی ہے۔

ہم پرانی نسل کے لوگ اپنے بارے میں کیا کہیں کہ کس طرح اپنے والدین سے ڈرتے تھے۔ اگر وہ آنکھ دکھاتے تو ہم اپنے اپنے کمروں میں اس طرح دبک جاتے جیسے بلی کو دیکھ کر اپنے بلوں میں گھس جاتے ہیں۔ لیکن آج کل کے نوجوان ہر وقت اپنے بزرگوں کو نیچا دکھانے کی فکر میں رہتے ہیں۔ میری بیٹی اور اس کے ساتھ پڑھنے والی لڑکیاں والدین کی اختیارات کے خلاف ہیں۔

میرے دوسرے بچے بھی اسی ماحول میں پلے بڑھے ہیں لیکن وہ بڑے بااخلاق اور فرمانبردار تھے۔ میں اپنی بیٹی کی طرف سے بہت پریشان ہوں۔

ایک ماں۔ لندن

نہیں۔ اب اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ نہ ہی آپ کی بیٹی کا رویہ غیر معمولی منظر ہے۔ وقت بدلتا ہے، رویے بدلتے ہیں۔ ہم اور آپ جس ماحول میں پلے بڑھے وہ دوسرا دور تھا۔ باپ گھر کا حاکم ہوتا تھا۔ پھر جب ماں نے عملی زندگی میں قدم رکھا تو باپ کی حاکمیت کمزور پڑ گئی۔ وہ اپنے بلند بالا تخت سے نیچے اتر آیا اور گھر کے معاملات میں شریک حیات کے ساتھ کرسی ڈال کر بیٹھنے لگا۔ اگلی نسل نے ماں باپ کے درمیان اس قسم کی مساوات دیکھی تو اس نے بھی اختیارات کے خلاف احتجاج کرنا شروع کر دیا۔

پھر کچھ بچے فطرتاً خود سر ہوتے ہی ضدی ہوتے ہیں۔ ان کی اس خود سری کے ہم خود بھی ذمہ دار ہیں۔ ان کے استے لاڈ کئے۔ کہ جب کبھی وہ ناز برداری نہیں پاتے تو باغی ہو جاتے ہیں۔ اب اگر آپ بیٹی سے براہ راست بات کی جائے گی تو اسے بھی آپ سے بہت سی شکایتیں ہوں گی۔ اکثر نوجوان لڑکیاں بیجا روک ٹوک سے خفا ہو جاتی ہیں۔ آپ نے بچوں کی تربیت کرتے ہوئے جو طریقہ بڑوں بچوں کے لئے استعمال کئے تھے وہ چھوٹی بیٹی کے لئے کارگر نہیں۔ اسے آپ پیار سے سمجھائیں اس کے ساتھ مل کر باتیں کریں۔ اس سے اسکول کی اس کے دوستوں کی باتیں سنیں۔ پھر اگر اس کے رویے میں تبدیلی نہ آئے تو پھر شکایت کریں۔ انشاءاللہ آپ اسے بہتر پائیں گی۔ ویسے بھی اس عمر میں "خصوصیات" اپنانے کا دور آتا ہے اور خود بخود گزر جاتا ہے۔ کچھ تحمل سے کام لیں۔

دیر نہیں ہوئی

میں نو سال تک اپنے شوہر کی زیادتیاں اور بے راہرویاں برداشت کرتی رہی۔ میرے دو بچے ہیں۔ میرے شوہر کثرت شراب نوشی کے عادی ہیں۔ اس کے علاوہ وہ بہت سی عورتوں کے چکر میں رہتے ہیں۔ گذشتہ دو سال سے وہ ایک انگریز لڑکی کے ساتھ گھومتے ہیں۔

آخر میں اپنے بچوں کو لے کر ایک دوست کے پاس آ گئی۔ مجھے اپنے شوہر سے نفرت ہے اس نے نو سال تک مجھے سوائے پریشانیوں کے کچھ نہیں دیا۔ لیکن اب وہ میری منتیں کرتا ہے روتا دھوتا ہے، وعدہ کرتا ہے کہ میں اپنی بُری عادتیں چھوڑ دوں گا۔ مجھے صرف ایک چانس اور دو، لیکن میں اب اسے بار بار نہیں آزمانا چاہتی۔ بہت دیر ہو چکی ہے۔ آخر کسی چیز کی حد ہوتی ہے بتایئے میں کیا کروں؟

مس الف برمنگھم

نہیں ابھی وہ حد تو نہیں آئی۔ جہاں پر آپ "مستقل آخری" قدم اٹھائیں۔ ورنہ آپ یہ خط نہ لکھتیں۔ بلکہ اگر آپ سے کوئی دوست کہہ رہا ہوتا۔ کہنے آ کر فیصلے میں عجلت سے کام نہ لو تو آپ جھٹ سے کہتیں کہ میں اس موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتی مجھ سے کچھ نہ کہو۔ میں واپس نہیں جانا چاہتی۔ میں اپنے شوہر کی بے وفائی تا مناسب حرکتوں اور علتوں سے تنگ آ گئی ہوں۔ میں اس سے نفرت کرتی ہوں۔

آپ نے مجھے بھی یہی لکھا ہے کہ آپ اپنے شوہر سے نفرت کرتی ہیں یہ نفرت دبی ہے جس کے اندر لاچارگی، ایک تاسف چھپا ہوتا ہے، ایک حسرت ہوتی ہے کہ کاش نوبت یہاں تک نہ پہنچتی۔ کاش وہ ایسا نہ ہوتا۔ ایک خوف سامنے ہے۔ کہ اگر میں واپس چلی جاؤں تو پھر وہ وہی کچھ کرنے لگا۔ پھر مجھے پریشان کرے گا۔

نہیں دیر نہیں ہوئی زندگی کو پھر سے ایک خوشگوار آغاز دینے کے لئے کبھی دیر نہیں ہوتی۔ آپ اپنے شوہر کو جیسا ہے اسی طرح تسلیم کریں۔ یہ بھی تو سوچیں یہ بگڑا ہوا بے راہرو شخص اندر سے کتنا کمزور ہے۔ اسے آپ کی کتنی ضرورت ہے۔ وہ ان عورتوں کے سامنے جا کر کبھی نہیں گڑگڑاتا جن کے ساتھ گھومتا پھرتا ہے۔ اس لئے کہ ان کی دراصل کوئی اہمیت نہیں۔

ضرورت سرد مہری کی

میرے منگیتر حال ہی میں پاکستان سے آئے ہیں۔ وہ پہلے یہاں پڑھتے تھے۔ پھر انہیں سعودی عرب میں کوئی ملازمت مل گئی لیکن انہیں وہاں کا ماحول پسند نہ آیا۔ اور چھ ماہ تک پاکستان میں رہے۔

وہ آج کل ہمارے ہاں ہی رہتے ہیں۔ عنقریب ہماری شادی ہونے والی ہے لیکن میں چند وجوہ کی بنا پر پریشان ہوں۔ ایک روز مجھے ڈاک سے ایک خط ملا۔ جس میں ان کے کاروبار کے بارے میں گول باتیں لکھی تھیں۔ اس سے یہ بھی ظاہر تھا کہ انہوں نے کسی کی رقم دینی ہے پوچھا۔ استفسار پر صاف انہوں نے ہنسی کر ٹال دیا۔

ایک روز میں ان کا کمرہ صاف کر رہی تھی تو مجھے کچھ پورنو رسالے اور بنک وغیرہ کے کاغذات ملے۔ اس میں اوور ڈرافٹ کا ذکر تھا۔ یہ بنک کراچی کا تھا۔ میں نے اس کا ذکر کیا تو الٹا برس پڑے کہ تم میرے کاغذات نہ چھیڑا کرو۔

لیکن مجھے اس شخص کے ساتھ زندگی گزارنی ہے۔ یہ بظاہر بہت اچھے ہیں۔ بہت محبت اور رقیاں کرنے والے ہیں۔ ان کی موجودگی میں تحفظ کا خوبصورت احساس ہوتا ہے۔ لیکن یہ پراسرار خطوط اور کاغذات میری پریشانی کا سبب بنے ہوئے ہیں۔

نائلہ مجاز لنگر

درست۔ ایسی باتیں پریشان کن ہو سکتی ہیں۔ جبکہ آپ یا کوئی اور بھی لڑکی یہ نہیں چاہے گی کہ اس کا ہونے والا شوہر کسی کا سبب دھوکے میں پھنسا ہوا ہو۔ میں یہ نہیں کہتی کہ آپ کے منگیتر لازماً کوئی ایسا کام کر رہے ہیں جس سے وہ کبھی قانون کی گرفت میں آ سکتے ہیں لیکن آپ یہ چاہتی ہیں کہ انہیں آپ کو اعتماد میں لینا چاہیے۔ اگر وہ واضح طور پر آپ کو بتا دیں، سمجھا دیں کہ یہ کاغذات یا بنک کے خطوط اس لئے تھے۔ وہ کام یہ ہے۔ تو آپ کبھی اس کی پرواہ بھی نہیں کریں گی۔ بلکہ آپ کو کیا پڑی تھی آپ خود کو کاروباری باتوں میں الجھائیں۔

اپنے محبت کرنے والے منگیتر سے کچھ سرد مہری برتنا ضروری ہے۔ وہ اس کی وجہ پوچھیں تو جتا دیں کہ آپ کے دل میں کیا ہے آپ نے کیا سوچا۔ کیا جانا۔ وہ اپنی صفائی میں کچھ کہیں گے۔ فرض کریں وہ اس پر بھی جھلا اٹھیں یا بات نہ کرنا چاہیں تو آپ اپنی امی کو اعتماد میں لے کر بات کہہ دیں۔

ایک گذر جانے والا زمانہ

میری عمر سترہ سال ہے۔ میں سب بہن بھائیوں سے بڑی ہوں۔ دو بھائی اور ایک بہن چھوٹی ہے۔ میں اپنے والدین سے بہت پیار کرتی ہوں۔ میں نے انہیں کبھی شکایت کا موقع نہیں دیا۔ پھر بھی امی اور ڈیڈی دونوں مجھے ہر وقت ڈانٹتے رہتے ہیں۔ کبھی اس بات پر ڈانٹ پڑ گئی کہ میرا کمرہ صاف نہیں۔ کبھی کسی سے فون پر بات کر لی تو مصیبت آ گئی۔

میرے ساتھ چند ایشیائی لڑکیاں پڑھتی ہیں میں جب ان سے بات کرتی ہوں کہ میرے ساتھ گھر میں یہ ہوتا ہے تو وہ بہت حیران ہوتی ہیں۔ آخر وہ لوگ بھی ہمارے جیسے خاندانوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ لیکن انہیں میری نسبت بہت آزادی حاصل ہے۔

پچھلے دنوں میرے اسکول کی طرف سے کیمپنگ پر لے جایا جا رہا تھا۔ میں نے گھر سے اجازت مانگی تو نہیں ملی۔ ہم جب سے یہاں آئے ہیں لندن سے باہر نہیں نکلے جبکہ سب لوگ ہالی ڈے پر جاتے ہیں۔ میرے ڈیڈی کہتے رہتے ہیں کہ فرانس، جرمنی وغیرہ لے کر جاؤں گا۔ لیکن لے کر نہیں جاتے۔

میں اسکول سے آ کر زیادہ وقت کمرے میں رہتی ہوں۔ مجھے میرے والدین نے خواہ مخواہ مجرم بنا دیا ہے۔ حالانکہ میرا کوئی قصور نہیں میں اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کے سامنے شرمندہ سی بنی رہتی ہوں۔ یقین کریں باجی میں اچھی لڑکی ہوں، لیکن میرے والدین سمجھتے ہی نہیں۔

تہمینہ۔ لندن

یہ مانا کہ آپ ابھی لڑکی ہیں۔ آپ اچھی ہو بھی سکیں۔ مسئلہ صرف یہ ہے کہ آپ خود کو والدین کے کنٹرول سے آزاد کرنا چاہتی ہیں۔ آپ جیسے بے شمار نوجوان لڑکے لڑکیاں شعور سنبھالتے ہی خود کو "اقتدار" کے شکنجے سے آزاد کرنا چاہتے ہیں۔ وہ والدین جو اس مسئلے کو سمجھتے ہیں وہ حکمت عملی سے کام لے کر بچوں کو اس دور سے گزر جاتے ہیں یا پھر وہ اپنی خود ڈھیل چھوڑ کر پیدا ہو جاتے ہیں۔ آپ کے والدین کا طرز عمل یہ ہے کہ وہ نہ آپ کی طرف سے لاپرواہی برتنا چاہتے ہیں اور نہ ہی وہ حکمت عملی سے کام لے رہے ہیں۔ وہ صرف ان ہتھکنڈوں پر عمل کر رہے ہیں کہ بچوں کو ٹھیک رکھنے کے لئے سختی سے کام لینا چاہیے۔

آپ کا احساس جرم بھی آپ کے اپنے جذبات اور خیالات کی پیداوار ہے۔ اس مسئلے کا کوئی فوری حل نہیں ہے۔ یہ ایک دور ہے جو وقت کے ساتھ ساتھ خود بخود ختم ہو جائے گا۔

اپنا مقابلہ ساتھی لڑکیوں سے نہ کریں۔ ہر گھر کا اپنا اپنا شعار اور قرینہ ہوتا ہے۔ فرض کریں ان کے والدین نے اپنی بچیوں کو اس طرح بے فکری سے آزادی دے رکھی ہے تو اس کے دور رس نتائج زیادہ اچھے نہیں ہوتے اس عمر میں ضرورت سے زیادہ ملنے والی آزادی کو برتنے کا ڈھنگ آنا مشکل ہے۔ پھر اس کا غلط استعمال ہو جائے تو اچھا نہیں ہوتا۔

آپ کی امی اگر کمرے کی صفائی پر خوش ہو جاتی ہیں تو ایسا کرنے میں کیا حرج ہے بلکہ آپ کو تو ان کے کمرے کی صفائی بھی کرنی چاہیے ان کے ساتھ مل جل کر رہیں۔ البتہ آپ کو اسکول کی لڑکیوں کے ساتھ کیمپنگ وغیرہ کے لئے جانا چاہیے۔ خود کو بہتر لڑکی ثابت کریں گی تو اس کی اجازت بھی مل جائے گی۔

بیاض دل

سب کو دل کے داغ دکھائے ایک تجھی کو دکھا نہ سکے
تیرا دامن دور نہیں تھا ہاتھ ہمیں پھیلا نہ سکے

تو اے دوست کہاں لے آیا چہرہ یہ خورشید مثال
سینے میں آباد کریں گے آنکھوں میں تو سما نہ سکے

یہی بہت ہے کہ تم ہمیں ہے وفا کا جرم
کوئی کسی کا ہوا بھی ہے عمر بھر کے لئے

منتخب افسانہ — شہزاد منظر

"یہی وہ جگہ ہے جہاں یہ گولی لگی تھی" ہاں اس نے سامنے گنبد والی مسجد کی جانب دیکھا پھر اس جگہ کو دیکھا جہاں اسے دوسرے لوگوں کے ساتھ ایک صف میں کھڑا کر کے گولی ماری گئی تھی۔

وہاں پہلے ہی لاشوں کا انبار لگا ہوا تھا۔ جب دوسرے لوگوں کے ساتھ لایا گیا تو اسے یقین ہو چکا تھا کہ اب اس کے موت سے بچنے کی کوئی امید نہیں ہے۔

وہ مرنے کے لئے خود کو ذہنی طور پر آمادہ



دشمن

ایک دل گرفتہ دل خراش کہانی

کرنے لگا اور دل ہی دل میں درود پڑھنا شروع کر دیا۔ اس سے قبل جن لوگوں کو یہاں لایا گیا تھا انہیں اسی طرح گولیوں کا نشانہ بنایا گیا تھا۔

اچانک ایک ساتھ تڑ تڑ گولیاں چلنے کی آوازیں آئیں۔ اس نے ایک سخت اور گرم سی شے سینے میں اترتی ہوئی محسوس کی اس کے سینے سے خون کا فوارہ ابل پڑا۔ چند لمحوں میں اس کا ہاتھ گرم لہو سے لت پت ہو گیا اور وہ غش کھا کر گر پڑا۔

اس کے بعد اسے یاد نہیں کیا ہوا۔

اس کا خیال تھا کہ اس مقام پر جن دانشوروں کو قتل کیا گیا ہے ان کا بدلہ اسی طرح لیا جا سکتا ہے کہ ان کی جگہ انہیں قتل کر دیا جائے۔ چنانچہ انہیں وہاں جو بھی ملا پکڑ لائے اور اسے ٹھیک اسی جگہ قتل کر دیا گیا۔

ان میں میرا عزیز دوست غلام رسول بھی تھا جو لیبر بیورو میں کام کرتا تھا اور جس سے میری ملاقات پاکستانی طلبہ کے میلے کے موقع پر ایف ڈی سی سنٹر لیو میں ہوئی تھی۔ ہم دونوں اپنے اپنے اخبار کی جانب سے میلہ کور کرنے آئے تھے۔ ہم ایک دوسرے کو دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے۔ ہم تیرہ سال کے بعد ایک دوسرے سے مل رہے تھے، تیرہ سال قبل ہماری ملاقات راجشاہی یونیورسٹی میں ہوئی تھی جہاں ہم دونوں زیر تعلیم تھے۔ اتنے دنوں کے بعد ہم ایک دوسرے کو دیکھ کر اچھل پڑے اور بھری محفل میں بغل گیر ہو گئے۔"

اس نے سوچا اور اس کے ذہن میں ماضی کی باتیں کل کی باتوں کی طرح تازہ ہو گئیں۔

تیرہ سال کوئی معمولی عرصہ نہیں ہوتا اس دوران دنیا خاصی بدل چکی تھی، پاسپورٹ جاری ہونے سے چند ماہ قبل وہ کلکتہ چلا گیا۔ اس کے سارے عزیز و اقارب کلکتہ میں رہتے تھے اس لئے اس نے فیصلہ کر لیا کہ اب وہ وہیں رہے گا۔ تیرہ سال تک اس نے واپس آنے کے بارے میں سوچا تک نہیں لیکن اب جنگ بیت جانے کے بعد اسے نہ صرف دوبارہ ترک وطن کے بارے میں سوچنا پڑا بلکہ حالات نے اسے آبائی وطن خیرباد کہنے پر مجبور کر دیا اس تازہ حادثے نے اسے ذہنی طور پر بہت متاثر کیا۔ فساد کے دوران بلوائیوں نے اس کے گھر کو جلا کر راکھ کر دیا اور اس کے سامنے سوائے ہجرت کے اور کوئی چارہ نہ رہا۔ غلام رسول نے بتایا کہ اس کی شادی ہو چکی ہے اور اس کے دو بچے بھی

ہیں۔ اور اگرچہ وہ اسے اپنی بیوی بچوں سے ملانے کے لئے زبردستی اپنے گھر لے آیا۔

وہ اس اثنا میں خاصا بدل چکا تھا۔ گھریلو ذمہ داریاں عائد ہو جانے کے باعث وہ عملی سیاست سے علیحدہ ہو چکا تھا لیکن غلام رسول حسب معمول سیاست میں سرگرمی سے حصہ لے رہا تھا اور نہ صرف وہ بلکہ اس کا پورا گھرانا کسی نہ کسی صورت میں سیاست میں شریک تھا۔ اس کی بیوی سکینہ مقامی گرلز اسکول میں ٹیچر تھی اور ساتھ ہی ٹیچرز ایسوسی ایشن کی سیکرٹری جنرل بھی۔ اس کی بہن زرینہ سیاسیات میں ایم اے کر رہی تھی اور ساتھ ہی ڈھاکہ یونیورسٹی سینٹرل اسٹوڈنٹس یونین کی مجلس عاملہ کی سرگرم رکن تھی اس کی امی اگرچہ ضعیف ہو چکی تھیں لیکن سیاست سے گہری دلچسپی تھی کہ آنکھوں پر دبیز عینک لگائے جب تک اپنا اخبار نہ پڑھ لیتیں انھیں چین نہ آتا۔

غلام رسول نے سکینہ سے اس کا تعارف کراتے ہوئے کہا "ان سے ملو۔ میرا دوست عارف! میں تم لوگوں سے اپنے جس دوست کا تذکرہ کیا کرتا تھا یہ وہی عارف ہے۔"

وہ سب اس سے مل کر بہت خوش ہوئے۔ ذہنی ہم آہنگی نے اسے، غلام رسول اور اس کے گھر والوں کے بہت قریب کر دیا اور اس کے باقاعدگی سے آتے جاتے رہنے کے باعث وہ اس کے گھر کے ایک فرد کی طرح بن گیا۔

اس دوران اس نے محسوس کیا کہ گھر میں اگر کوئی سب سے زیادہ اس میں دلچسپی لے رہا تھا تو وہ زرینہ تھی۔ زرینہ نے اسے پہلے ہی دورہ اپنی پروقار شخصیت سے متاثر کیا تھا، اور یہ اس کی دلکش شخصیت تھی جس نے زرینہ کے دل میں گھر کر لیا تھا۔ زرینہ اگرچہ عمر میں اس سے بہت چھوٹی تھی۔ لیکن وہ بے اختیار اس کی جانب کھنچی چلی آ رہی تھی۔ زرینہ کی اس سے دلچسپی گھر والوں سے پوشیدہ نہیں تھی۔ غلام رسول اس سے کسی حد تک واقف تھا۔ اور اس کی ماں اور سکینہ بھی لیکن وہ عملاً خاموش تھے۔ ان کی خواہش تھی کہ اگر وہ زرینہ سے رشتے کا خواہش مند ہے تو اس کی جانب سے سلسلہ جنبانی ہونا چاہئے۔ انہیں اس پر کامل اعتماد تھا اور اسی لئے انہوں نے زرینہ کو اس سے ملنے جلنے کی آزادی دے دی تھی۔

گھر کا ماحول خالص سیاسی ہونے کی وجہ سے ملکی سیاست بھی موضوع گفتگو رہتی گرما گرم بحثیں ہوتیں۔ کوئی کسی کی تائید کرتا اور کوئی کسی کی پھر اچانک موضوع گفتگو بدل گیا۔ اقتدار کی منتقلی اور سیاسی رہنماؤں کے مذاکرات کی ناکامی پر گفتگو ہونے لگی۔

اس صورت حال سے غلام رسول بھی فکر مند تھا اور وہ بھی کشیدہ حالات کے پیش نظر ایک دن اس نے غلام رسول کو تجویز پیش کی۔ اگر وہ سکینہ اور زرینہ کو ماں کے ساتھ چند دنوں کے لئے ان کے ہاں بھیج دے تو مناسب رہے۔ وہاں انہیں کسی قسم کا خطرہ نہیں ہوگا۔ حالات درست ہوتے ہی انہیں واپس بلا لیا جائے گا۔

غلام رسول کو تجویز پسند آئی اور وہ سب چند جوڑے کپڑوں اور ضروری سامان کے ساتھ ان کے ہاں منتقل ہو گئے۔ اس کی امی نے غلام رسول کی ماں اور گھر والوں کا بہت تپاک سے خیر مقدم کیا اور جب تک ہنگامہ جاری رہا۔ وہ سب ان کے ہاں ہی رہے۔ اس دوران اسے اور زرینہ کو ایک دوسرے کے اور بھی قریب آنے کا موقع ملا۔

غلام رسول اور اس کے خیالات ایک جیسے تھے اور خیالات اور نظریات کی ہم آہنگی نے انہیں ایک دوسرے کا گہرا دوست بنا دیا تھا۔ اب ان کے درمیان کسی بھی مسئلے پر اختلاف نہیں ہوا تھا لیکن اب وہ شدت سے محسوس کر رہا تھا کہ غلام رسول نہ صرف اس سے واضح اختلاف کرتا ہے بلکہ اس سے الجھ بھی پڑتا ہے۔ بحث کے دوران ایک دن غلام رسول نے ایک بات ایسی کہہ دی جس نے اسے حیرت زدہ کر دیا۔

اس نے کہا۔ "بہتر ہے کہ تم خود مغربی پاکستان چلے جاؤ۔ اگر خانہ جنگی شروع ہوئی تو ہو سکتا ہے کہ تم پر گولی چلانے والا میں پہلا شخص ہوں گا۔"

"کیا صورت حال اس قدر سنگین ہو چکی ہے؟" اس نے دل میں سوچا اور وہ سکتے کے عالم میں آ گیا۔

"اس دن کے بعد سے اس نے بہت دنوں تک اس کے گھر کا رخ نہیں کیا۔

ایک مدت کے بعد جب وہ خیریت معلوم کرنے کے لئے اس کے گھر گیا تو معلوم ہوا کہ وہ لوگ کہیں اور جا چکے ہیں۔

اس کے بعد اسے غلام رسول اور اس کے گھر والوں کی کوئی خبر نہ ملی۔

اس نے نظر اٹھا کر افق کی جانب دیکھا۔ دور دور تک پانی ہی پانی نظر آ رہا تھا برسات کا موسم شروع ہو چکا تھا۔ ندی کی سطح خاصی بلند ہو چکی تھی اور ندی کی تیز لہریں کناروں سے آ کر ٹکرا رہی تھیں۔ چھوٹی چھوٹی کشتیاں بادبان لہراتی ہوئی ندی پر سے گزر رہی تھیں۔

اس نے اپنے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر بلیٹ کو دیکھا جو ابھی تک اس کے پاس محفوظ تھی۔ پاکستان سے آتے وقت وہ اسے اپنے ساتھ لیتا آیا تھا۔

اس نے بلیٹ نکال کر اپنی ہتھیلی پر رکھ لی اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔

"یہ بلیٹ آج سے ٹھیک دس سال قبل اسی جگہ میرے سینے میں پیوست ہوئی تھی۔"

اس نے سوچا اور بلیٹ پر لکھے ہوئے انگریزی حروف پڑھنے کی کوشش کرنے لگا۔

مکتی باہنی کے دستے نے جب علی الصبح اس کے گھر پر دستک دی تو وہ بے خبر سو رہا تھا اس روز اسے بہت تاخیر سے نیند آئی تھی۔ رات بھر وہ سقوط کے بعد کی صورت حال پر غور کرتا رہا۔ سقوط کے بعد ہی بڑے پیمانے پر قتل عام شروع ہوا۔ اور وہ بڑی بے چینی کے ساتھ اپنی باری کا انتظار کرنے لگا۔ اسے بار بار غلام رسول کی بات یاد آ رہی تھی۔ "اگر خانہ جنگی شروع ہوئی تو ہو سکتا ہے تم پر گولی چلانے والا پہلا شخص میں ہوں گا۔"

اب غلام رسول ایک شخص کا نہیں ایک رجحان، ایک انداز فکر اور ایک نسل کا نام تھا۔ ہر شخص غلام رسول بن چکا تھا۔ وہ کسی بھی غلام رسول کے انتظار میں تھا اور انتظار کرتے کرتے سو گیا تھا۔

دروازے پر زور زور سے دستک دینے کی آواز سے اس کی آنکھ کھل گئی۔

صبح کاذب کا وقت تھا۔ مشرقی افق سے ہلکی سی روشنی جھانک رہی تھی۔

اس نے کھڑکی سے جھانک کر دیکھا نیچے مکتی باہنی کے جوان سب اسٹین گن اور رائفلیں لئے کھڑے تھے۔

اس نے نہایت اطمینان کے ساتھ لباس تبدیل کیا اور مکتی باہنی کے نوجوانوں کے ساتھ روانہ ہو گیا۔ پیچھے اس کی ماں کی آہ و بکا کی آوازیں آتی رہیں۔

سات گنبد والی مسجد میں لاشیں انبار کی صورت میں ایک دن ایک رات پڑی رہیں۔

دوسرے دن صبح کاذب کے وقت ایک بوڑھا مچھیرا مچھلیاں پکڑنے جال لے کر نکلا تو اس نے لاشوں کے انبار میں کسی شے کو حرکت کرتا ہوا پایا۔ سورج ابھی پوری طرح طلوع نہیں ہوا تھا۔ دھند کا ہر جانب چھایا ہوا تھا اس لئے یہ معلوم نہ ہو سکا کہ ہلنے والی شے کیا ہے۔ مچھیرے کے دل میں اشتیاق پیدا ہوا اور وہ ڈرتے ڈرتے لاشوں کے انبار کے قریب پہنچا تو اس نے ایک شخص کو زخمی حالت میں کراہتے ہوئے پایا۔

وہ خون میں لت پت تھا۔ اس کے سینے سے رسنے والا خون جم کر سیاہ ہو چکا تھا۔ اور اس میں ابھی تک زندگی باقی تھی۔

وہ معجزاتی طور پر موت کے منہ سے واپس آ گیا۔

ڈاکٹر کے سرجن نے اسے بتایا۔ "ایسا بہت ہی کم ہوتا ہے کہ اتنا خون بہہ جانے کے بعد کوئی شخص بچ جائے۔" ڈاکٹر نے اسے یہ بھی بتایا کہ گولی اس کے دل میں لگنے کے بجائے پھیپھڑے میں لگی اور گولی کے پھیپھڑے میں داخل ہوتے ہی اس کا سوراخ خود بخود بند ہو گیا اور اس طرح اس کا خون بند ہو گیا۔ اس کا زندہ بچ جانا بلا شبہ معجزے سے کم نہ تھا۔

اسپتال سے رخصت ہوتے ہی وہ واپس اپنے وطن لوٹ آیا کہ خاموشی کے ساتھ وہاں سے روانہ ہو گیا۔

دس سال گزر جانے کے بعد وہ ایک بار پھر یہاں واپس آیا تھا۔ لیکن اس دفعہ اس کے شہری کی حیثیت سے نہیں۔

وہ سب سے پہلے سات گنبد والی مسجد گیا اور بہت دیر تک وہاں کھڑا ماضی کے مزار پر پھول چڑھاتا رہا۔

وہ بہت دیر تک سڑکوں پر بے مقصد گشت کرتا رہا۔ اچانک اس کے کان میں آواز آئی "عارف ملوں"۔

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔

زرینہ ایک چھ ماہ کے بچے کو گود میں لئے کھڑی تھی اور اس کا پانچ سالہ بچہ اس کی ساڑھی کا پلو پکڑے کھڑا تھا۔

اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا۔

"زرینہ تم؟" مارے خوشی اور حیرت کے اس کی زبان گنگ ہو گئی۔

"عارف آپ کہاں؟ اتنے دنوں کہاں رہے؟" خوشی کے مارے زرینہ کی آواز حلق میں پھنس گئی۔ "چلئے میرے گھر چلیے ابھی چند گز کے فاصلے پر ہے" زرینہ زبردستی اسے اپنے گھر لے آئی جیسے آج سے کئی سال قبل غلام رسول اسے اپنے گھر لایا تھا۔

دونوں بہت دیر تک ماضی کے بارے میں باتیں کرتے رہے۔

زرینہ نے بتایا۔ غلام رسول بھیا بہار جنگ کے دوران کام آ گیا اور اس کی ماں بیٹے کے غم میں انتقال کر گئی۔ وہ سکینہ کے ساتھ ایک مقامی اسکول میں پڑھاتی ہے اور اس نے اپنے ایک دور کے رشتے دار سے شادی کر لی ہے۔

اس نے چائے اور ناشتے کے بعد اپنی شادی کی تصویریں دکھانے کے لئے اس کے ہاتھ میں البم تھما دیا۔

البم کھولتے ہی اس کی آنکھیں حیرت سے کھلی رہ گئیں۔

اس کے سامنے خونی وردی میں مکتی باہنی کے ایک کمانڈر کی تصویر تھی۔ اس کمانڈر کی جس نے چیختے ہوئے حکم دیا تھا "انہیں اڈا گولیوں سے بھون دو!"

اسے ایسا محسوس ہوا جیسے ایک ساتھ تڑ تڑ بہت ساری گولیاں چلنے کی آوازیں آئیں اور ایک سخت اور گرم سی شے اپنے سینے میں اترتی ہوئی محسوس کی۔

fortnightly al-Hilal
Vol.11 No.12 — 50 ¢
September 10, 1982
Phone: 424-1989, 493-4374

338 Hollyberry Trail
Willowdale, Ont.
Canada M2H 2P6

Editor: Sajjad Hyder
Managing Director: M. Lateef Owaisi

کشمیر میں بھارتی فوج کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا

دو سیکٹروں میں فوجیوں میں فائرنگ کے تبادلے کے بعد بھارتی فوج کے سربراہ جنرل ملہوترا کا اقدام

لائن آف کنٹرول کے دونوں جانب متعدد فوجی زخمی!

جنرل ملہوترا کی طرف سے پاکستان پر اشتعال انگیزیوں کا الزام

اسلام آباد ۵ ستمبر ــــــ ریڈیو کابل کے مطابق بھارتی فوج کے سربراہ جنرل ملہوترا نے کہا ہے کہ کشمیر سیکٹر میں دو بھارتی فوجیوں کے تبادلے کے بعد لائن آف کنٹرول پر متعین بھارتی مسلح افواج کو چوکنا رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ لشکر کے مطابق جنرل ملہوترا نے پاکستانی فوج پر اشتعال انگیز کارروائیاں کرنے کا الزام لگایا۔ اس سے قبل ریڈیو پاکستان نے بھارتی ریڈیو اور اخبارات کی اطلاعات کا حوالہ دیتے ہوئے جمعہ کے روز دعویٰ کیا کہ کشمیر میں لائن آف کنٹرول پر دونوں طرف سے فائرنگ کے تبادلے میں دونوں طرف سے متعدد فوجی زخمی ہوئے لیکن کشمیر کے صرف دو سیکٹروں میں ایک دوسرے پر فائرنگ ہونے کی اطلاعات مل رہی ہیں۔

اسرائیل نے لبنان پر فوجی قبضہ قائم رکھنے کا اعلان کر دیا

بیروت ایئرپورٹ کا ایک حصہ مستقل طور پر اسرائیل کی فوجوں کے تصرف میں رہے گا لبنانی فوج کی تربیت کے لئے اسرائیلی فوج لبنان میں مقیم رہے گی

امریکی حکومت نے منصوبے کی منظوری دے دی

لبنان کی حکومت اسرائیل کی کٹھ پتلی ہوگی



انسانی حقوق کی امریکی پالیسی پر ایک کارٹونسٹ کا تبصرہ

عمران اور مدثر کی جان توڑ بولنگ پاکستان کو شکست سے نہ بچا سکی

عمران خان کو مین آف دی میچ اور مین آف دی سیریز قرار دیا گیا

امپائر کا اسٹنٹ کی غلطیاں ہمیں بہت مہنگی پڑیں: عمران خان



فاؤنڈیشن کی گاڑیاں غیر نفع بخش قرار دے کر فروخت کر دی گئیں

بعض افسران کی ملی بھگت سے ہاؤسنگ پراجیکٹ میں بھی بدعنوانیاں ہوئیں

ادارہ سمندر پار پاکستانیوں کی رقوم کے سود سے چل رہا ہے

پاکستان ایران اور چین کی سرحدوں کے قریب روسی فوجی اڈوں کی تعمیر

کارمل انتظامیہ سے معاہدہ ہو گیا: اڈے جدید مواصلاتی نظام سے لیس ہوں گے

پاکستان عراق کو جنگی سامان فروخت نہیں کرے گا

طیارے کے اغوا کا منصوبہ بھارتی جاسوسوں نے تیار کیا تھا

اس ڈرامے کا مقصد سکھوں کی تحریک کو کچلنا تھا، جگجیت سنگھ چوہان کا انکشاف